صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 19 جنوری 2010ء بمطابق 3 صفر 1431ہجری سہ پہر چار بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَإِن يَمۡسَسۡكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُO قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّكُمۡ ۖ فَمَنِ ٱهۡتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهۡتَدِي لِنَفۡسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۖ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيۡكُم بِوَكِيلٍ O وَٱتَّبِعۡ مَا يُوحَىٰٓ إِلَيۡكَ وَٱصۡبِرۡ حَتَّىٰ يَحۡكُمَ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ ٱلۡحَٰكِمِينَ۔ صدق اللہ العظیم۔

(ترجمہ): اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دو اے لوگو! تمہیں تمہارے رب سے حق پہنچ چکا ہے پس جو کوئی راہ پر آئے سو وہ اپنے بھلے کیلئے راہ پاتا ہے اور جو گمراہ رہے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں اور جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے اس پر چل اور صبر کر یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>Mr. Speaker:</u> 'Question's Hour': Barrister Muhammad Javed Abbassi Sahib. Question No. 637.

* 637۔<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> کیاوزیر بلدیات ودیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ گلیات میں سوار گلی کے مقام پر عبدالطیف نامی شخص نے سرکاری اراضی پر قبضہ کیاہوا ہے;

(ب) آیایہ درست ہے کہ مذکورہ اراضی پر چار منزلہ عمارت تعمیر کی گئی ہے;

(ج) آیایہ درست ہے کہ محکمہ مذکورہ قبضے کی نشاندہی کے باوجود تاحال اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے;

(د) آیایہ درست ہے کہ سوار گلی سے لے کر عبدالطیف عباسی کے گھر تک سڑک تعمیر کی گئی ہے;

(ہ) اگر (الف)تا(د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ اراضی پر کتنے سالوں سے قبضہ چلاآرہاہے اور آیا محکمہ مذکورہ اراضی واپس لینے کاارادہ رکھتی ہے;

(ii) آیامذکورہ سڑک کی تعمیر کیلئے این او سی جاری کی گئی ہے، اگر جواب نفی میں ہو توکس کی اجازت سے سڑک تعمیر کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب بشیراحمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جیساکہ جز(الف) میں بیان کیاگیاہے کہ چونکہ سرکاری اراضی پر قبضہ نہیں ہواہے لہذاکارروائی نہیں کی جاسکتی۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) (i) جیساکہ جز(الف)اور جز(ج) میں بیان کیاگیاہے۔

(ii) یہ کہ سڑک کی تعمیر ضروری قانونی کارروائی کے بعد کی گئی ہے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر!

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: اس میں ایک Clerical mistake ہے۔ یہ کوئسچن شاید میں نے پوچھنا تھا فارسٹ منسٹر صاحب سے، چونکہ جس زمین کا میں نے پوچھا ہے اور جس پر قبضہ کیا گیا ہے تو وہ فارسٹ سے Relate کرتی ہے، شاید جی ڈی اے سے نہیں کرتی۔ بلور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے ایک ضمنی سوال اس کوئسچن پر یہ ہے کہ یہ سڑک چونکہ 'گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی' نے بنائی ہے۔ میں ہر روز کہتا ہوں کہ جناب، اس پر نہ تو کوئی این او سی لی گئی ہے، نہ یہ پیسہ وہاں خرچ کر سکتے تھے، نہ ہی پہلے وہ سڑک بنی ہوئی تھی، اس زمین پر ایک آدمی نے قبضہ کیا ہوا ہے جو کہ فارسٹ کی زمین تھی اور پچھلے چھ سالوں سے ساڑھے تین کنال زمین کے اوپر قبضہ کرکے چھ سٹوری گھر بنایا ہوا ہے۔ جب ہم ڈسٹرکٹ میں تھے تو اس نے کئی دفعہ Apply کیا ہے کہ ہمیں یہ سڑک بنانی چاہیئے، ہم نے اس کو کبھی اجازت نہیں دی۔ اس نے اس سڑک کے اوپر جو آج تیار ہے پر Stay لیا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، چونکہ میں نے پہلے اس پر خود کہہ دیا ہے کہ یہ بلور صاحب سے Relate نہیں کرتا تھا اور وہ چونکہ فارسٹ کا ہے تو میں نے دوبارہ فریش کوئسچن ابھی کل کرنا ہے لیکن مجھے بلور صاحب سے یہ توقع ہے کہ جو پیسہ جی ڈی اے کا خرچ ہوا ہے تو مجھے یقین ہے کہ بلور صاحب اس کو انشاء اللہ ریکور کروائیں گے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب، سینیئر وزیر بلدیات۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جیسا ہمارے آنریبل ممبر صاحب نے فرمایا ہے اور یہ بالکل درست کہتے ہیں کہ یہ 'لینڈ' جی ڈی اے کی نہیں ہے، یہ پنجاب اور ہمارے صوبے کی باؤنڈری لائن پر ہے جس پر فارسٹ کا بھی قبضہ ہے مگر اس میں کوئی لیٹی گیشن ان کی اپنی ہوگی۔ جہاں تک سڑک کا تعلق ہے تو یہ ان کے پہلے جو ایم پی اے صاحب تھے یا اس وقت منسٹر تھے، ان کے کہنے پر بنی ہے اور اس پر ٹینڈر وغیرہ سب کچھ ہوئے تھے، سب ٹھیک ہوا تھا، مگر یہ سڑک نہ ہماری ہے اور نہ، وہ ایک شخص کیلئے جو پانچ چھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے، اس کی انکوائری کرینگے اور انشاء اللہ اس کے خلاف ایکشن لیں گے اور جس نے بنائی ہے تو اس سے ریکوری کریں گے اور اس کے خلاف ایکشن بھی لینگے۔

Mr. Muhammad Javed Abbassi: Thank you.

جناب سپیکر: شکریہ۔ محمد علی خان صاحب، سوال نمبر 643-Lapsed (موجود نہیں) محمد ظاہر شاہ خان، سوال نمبر 562۔

* 562۔ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر ماحولیات وجنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بشام میں واٹر شیڈ ڈویژن قائم ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ دیہی ترقیاتی کمیٹی (VDC) کے ذریعے علاقہ میں کام کر رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ نے دیہی ترقیاتی کمیٹی کے ذریعے جو فنڈا استعمال کئے ہیں، ان کی سال وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ ہذا نے دیہی ترقیاتی کمیٹی کے ذریعے مختلف سکیمز یعنی پلانٹیشن، روڈ مرمت، نیا روڈ، وٹ بندی، تالاب، چیک ڈیم، سلائی کڑھائی سنٹرز، واٹر سپلائی، گیبین سپرس، پھلدار باغ۔ مذکورہ سکیمیں بذریعہ VDC سرانجام پائی گئیں اور ان سکیموں پر جو فنڈ استعمال ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل وی ڈی سی	2004-05		2005-06		2006-07		2007-08	
	تعداد	رقم	تعداد	رقم	تعداد	رقم	تعداد	رقم
کمیونٹی تنظیم۔M	9	225000	3	75000	--	--	1	5000
کمیونٹی تنظیم۔F	6	150000	--	--	--	--	1	10000
دیہی ترقیاتی تنظیم۔M	9	450000	7	350000	3	60000	2	25000
دیہی ترقیاتی تنظیم۔F	6	300000	--	--	1	50000	--	--
کمیونٹی سکیم	15	1500000	3	300000	7	800000	--	--

جبکہ 2008-09 میں وی ڈی اوز کے ذریعے کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بل سپلیمنتری سوال پکبنے شتہ؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نه جی۔ ډیره مهربانی۔ زهٔ مطمئن یمه جی، زمونږ وزیر صاحب ډیر ښه سړے دے او د هغوی سره زما خبره شوے ده۔

جناب سپیکر: ظاهر شاه صاحب! خنګه چل دے تهٔ ډیر مشکور ئے؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بی بی! مؤور ترے خوشحاله دے، تا ورکبنے څه اولیدل؟ (قہقہہ)

محترمہ نور سحر: نه، پکار ده، مونږ د لته ناست یو چه مونږ ته څه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بسم الله، اووایئی۔

محترمہ نور سحر: سر، اس کام کاٹینڈر کب ہوا ہے اور اس میں کمیونٹی تنظیم کے نام اور پتے نہیں ہیں، تنظیم کی منظوری کس طرح ہوتی ہے، اس پہ بھی بتائیں منسٹر صاحب؟

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Environment, please. Wajid Ali Khan Sahib.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مائیک آن کریں واجد علی خان صاحب کا۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، ممبر صاحب سوال کړے دے او مؤور د سوال د جواب نه مطمئن دے او دا خو د دوئ نوے سوال دے نو دوئ د فریش کوئسچن Submit کړی نو د هغے جواب به ورله ورکړو۔

محترمہ نور سحر: کوم ډیپارټمنټ چه راستولے دے نو دیکبنے خو څه نوے خبرے نشته، ما له د ډیپارټمنټ د دے متعلق جواب را کړی۔

وزیر ماحولیات: دا تهٔ چه کوم سوال وائے، هغه د دے متعلق نه دے۔ نوے سوال Submit کړه نو بیا به جواب درکړو۔

محترمہ نور سحر: پوتے پوتے دغه باندے سوالونه راوړو، په دے باندے څومره خرچه کیږی؟

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talks. No cross talks.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بی بی! چیئر ته خلق راځی۔

محترمہ نور سحر: دویمه خبره دا ده چه د دے اسمبلئ څومره خرچه کیږی، د ډیپارټمنټ څومره خرچه کیږی؟

جناب سپیکر: هغه پریږده، هغه ستا کار نه دے، اوس سوال څه وو ستا سو؟

محترمہ نور سحر: نو زۀ دا وایمه چه د ورکوټو خبرو د پاره مونږ فریش کوئسچن څنګه دغه کړو؟

جناب سپیکر: اوس سوال څه دے؟

محترمہ نور سحر: سر، د کمیونټی او د تنظیمونو نومونه هم پکښے نشته۔ دوئ چه کوم کمیونټی تنظیمونه مردانه او زنانه راغوښتی دی، نه د دوئ نوم پکښے شته او نه پکښے پته شته۔ دا مونږ څنګه Accept کړو چه دا صحیح دی او که صحیح نه دی؟

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب، زما ریکویسټ دا دے چه دوئ د خپل سوالونه راوړی نو دا ټول ډیټیل به ورته ورکړو کنه جی۔

جناب سپیکر: نه دیکښے مؤور غوښتے نه دی او تاسو څنګه غواړئ؟

محترمہ نور سحر: د کمیونټی تنظیم مردانه او کمیونټی تنظیم زنانه علاقے خو دوئ ورکړے دی خو د دوئ پتے او نومونه ورسره نشته۔

جناب سپیکر: بی بی! کوم سوال چه ډیټا سره Related وی کنه نو د هغے د پاره به باقاعده تاسو سوال کوئ نو ډیپارټمنټ به جواب ورکوی۔

محترمہ نور سحر: سر، دیکښے دوئ کمیټیانے خو ورکړے دی، تنظیمونه ئے هم ورکړی دی" مردانه او زنانه" خو صرف پتے او نومونه ورسره نشته نو پکار ده چه پتے او نومونه هم وے۔ د دے د پاره خو مونږ علیحده کوئسچن نه شو کولے خو دا پکار وه چه دوئ ډیټیل ورکړے وے کنه۔

جناب سپیکر: ځه، تۀ اوس بل سوال اوکړه نو بیا به درته جواب درکړی۔ جی Next-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا فریش کوئسچن کښے راځی۔ ډاکټر ذاکر اللہ خان صاحب، سوال نمبر684۔ Lapsed (موجود نہیں)۔ بیا ظاهر شاه خان، تاسو خو به بیا مطمئن یئی جی، هاں ظاهر شاه صاحب!

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا سوال ما نه دے دغه کړے، ادریږه چه زۀ ئے اوګورم۔ (قہقہہ)

(شور)

جناب سپیکر: سوال نمبر څه دے جی؟ 562 نمبر سوال اوګوره جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سوال نمبر 562۔

نوٹ: سوال نمبر562 پہلے ہی ریکارڈ پر آ چکا ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! دا پینډنګ کړئ، زما دا بل سوال راواخلئ۔ مهربانی به وی جی۔

جناب سپیکر: محمود عالم خان، سوال نمبر 722۔

* 722۔ جناب محمود عالم: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں کروڑوں فٹ کے حساب سے پڑی ہوئی لکڑی خراب ہو رہی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ کابینہ کے فیصلہ کے مطابق مذکورہ لکڑی کو فروخت کرنا تھا لیکن تاحال اس کا نوٹیفیکیشن جاری نہ ہو سکا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہستان جنگلات کے حوالے سے صوبے کیلئے ایک بہت بڑے آمدن کا ذریعہ ہے;

(د)اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ لکڑی کے فروخت کے بارے میں نوٹیفیکیشن کب جاری کیا جائے گا;

(ii) صوبہ سرحد کو ایک بہت بڑے آمدن کے بدلے ضلع کوہستان کیلئے کب تک خصوصی پیکج کا اعلان کیا جائے گا؟

جناب واحد علی خان(وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ ضلع کوہستان میں کروڑوں فٹ کے حساب سے لکڑی پڑی ہوئی ہے بلکہ 21,14000 مکسر فٹ ناجائز لکڑی پڑی ہوئی ہے۔

(ب) یہ اس حد تک درست ہے کہ صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 29-08-2009 کے روئیداد کے مطابق پالیسی کی منظوری دی گئی ہے لیکن کابینہ نے طریقہ کار وضع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل وزراء صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔

1۔وزیر ماحولیات 2۔وزیر خوراک 3۔وزیر اطلاعات 4۔ وزیر صحت 5۔ سیکرٹری ماحولیات (کمیٹی کا سیکرٹری)

سیکرٹری ماحولیات نے مجوزہ طریقہ کار کو کمیٹی کے اجلاس مورخہ 28-09-2009 میں پیش کیا جس پر غور وخوض جاری ہے۔

(ج) کسی حد تک درست ہے۔

(ہ) (i) اس ضمن میں صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 29-08-2009 کے روئیداد کے مطابق پالیسی کی منظوری دی گئی ہے لیکن کابینہ نے طریقہ کار وضع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل وزراء صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔

1۔وزیر ماحولیات 2۔وزیر خوراک 3۔وزیر اطلاعات 4۔ وزیر صحت 5۔ سیکرٹری ماحولیات (کمیٹی کا سیکرٹری)

سیکرٹری ماحولیات نے مجوزہ طریقہ کار کو کمیٹی کے اجلاس مورخہ 28-09-2009 میں پیش کیا جس پر غور و خوض جاری ہے۔ طریقہ کار کی منظوری پر سیکرٹری ماحولیات عملدرآمد کیلئے عنقریب نوٹیفکیشن جاری کرے گا۔

(ii) اس مد سے حاصل ہونے والی آمدن میں سے کچھ رقم اور فارسٹ ڈیولپمنٹ فنڈ سے ضلع کوہستان کے عوام اور جنگلات کے ترقی کیلئے منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ مزید پالس وادی کیلئے حکومت نے رواں مالی سال 2009-10 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک سکیم شامل کی ہے جس کی مالیت 198.820 ملین ہے جو کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary jee?

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، سپلیمنٹری یہ ہے کہ وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں کہ یہاں پر آپ لوگوں نے 29-08-2009 کو کوہستان کیلئے جو پالیسی دی تو اس کے بعد آپ لوگوں نے کیبنٹ میں باقاعدہ ایک

کمیٹی بنائی تھی اس کا طریقہ کار وضع کرنے کیلئے، تو اب اس کمیٹی نے کیا طریقہ کار وضع کیا ہے؟ آیا اس میں پالیسی کا نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے تو پھر ابھی تک لکڑی کی ترسیل وہاں سے شروع نہیں ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے علاوہ اس کوسچن کے اندر انہوں نے ایک، دوسرا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ مطلب یہاں پر کوہستان کیلئے انہوں نے کہا ہے کہ پی اینڈ ڈی میں 198.820 ملین مطلب اتنے پیسے زیر غور ہیں۔ آیا یہ زیر غور جو ہیں تو یہ کب سے ہیں، ایک سال سے ہیں، دو سال سے یا پچھلے دور سے زیر غور ہیں؟ جب ایم ایم اے کی گورنمنٹ تھی تو اس وقت سے زیر غور ہیں، اس کا ذرا وزیر موصوف مجھے جواب دیں۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: یہ جو لکڑی ناجائز کاٹی گئی ہے تو اس ناجائز لکڑی کا اندراج کس طرح کیا جاتا ہے؟

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی تاج محمد خان صاحب۔

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، زما ضمنی کوئسچن دا دے چه دے اسمبلئ یو متفقه قرارداد پاس کړے وو چه د ټولے صوبے د پاره د فارسټ پالیسی جوړه شی خو د کوهستان د پاره پالیسی جوړه شوے ده او د نورے صوبے د پاره ولے نه ده جوړه شوے؟ منسټر صاحب د وضاحت اوکړی چه دے اسمبلئ متفقه قرارداد هم پاس کړے دے نو تر اوسه پورے په هغے باندے عملدرآمد ولے نه دے شوے؟

جناب سپیکر: جی عبدالستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر، یہ تو کوہستان میں بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس پر میں نے پہلے بھی اسمبلی فلور پر بات کی تھی۔ یہ اکیس لاکھ فٹ مال جو کوہستان میں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر ضمنی کوسچن لائیں۔

جناب عبدالستار خان: سر، سپلیمنٹری کوسچن یہ بنتا ہے کہ انہوں نے ایک کیبنٹ کمیٹی بنائی تھی اور انہوں نے جو جرمانہ لگایا ہے تو اس کی تفصیل اب اس میں نہیں ہے، ایک وہ دیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو پالیسی انہوں نے بنائی ہے، اس کا نوٹیفیکیشن ہوا ہے، پالیسی گورنمنٹ نے Illicit cut

timber کی دی ہے تو آج تک یہ پالیسی چلی کیوں نہیں ہے، آیا اس میں جرمانہ زیادہ لگانے کی وجہ سے پالیسی نہیں چلتی ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جناب واجد علی خان صاحب، منسٹر فار انوائرنمنٹ پلیز۔ واجد علی خان کا مائیک آن کریں۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب! د محمود صاحب چه کوم سوال دے جی نو دا ډیر واضح سوال دے او دوئ چه کومه پښتنه کړے ده، په هغے زمونږه کیبنټ یو Decision کړے وو او کیبنټ یوه کمیټی جوړه کړے وه چه هغه په څلورو کسانو باندے مشتمله وه، هغوی پالیسی ورکړے ده او د هغے نوټیفیکیشن هم شوے دے او هغه نوټیفیکیشن چه دے، دا پالیسی ډیره مخکښے دغه شوے ده۔ چونکه دا ډیر زیات زوړ سوال دے ځکه دومره ډیټیل پکښے نشته او پالیسی راغلی هم ده او د هغے نوټیفیکیشن هم شوے دے۔ ضمنی سوال د عبدالستار خان دا دے چه دا ولے نه چلیږی؟ نو چلیږی ځکه نه، مونږ کوشش دا کوؤ چه د فنانس ډیپارټمنټ او د حکومت د مفاداتو خیال اوساتو۔ نو په دیکښے په هغه طریقه باندے جرمانه لګیدلے ده چه هغه بالکل ټهیک ده نو د خلقو پکښے هغه هومره مارجن نه وو چه څومره مخکښے پالیسئ چلیدے نو په هغے کښے به مارجن ډیر زیات وو، په دے مونږ د حکومت او د فارسټ ډیپارټمنټ مفاداتو ته کتلی دی او په هغے کښے مونږه هغه پروسیجر، میکنزم اختیار کړے دے چه په هغے کښے د کرپشن او د زیات لوډنګ کوم دغه چه وو نو هغه بیخی ختم شوے دے، په دے وجه باندے خلق سوچ کوی چه کوم Legally او ټهیک لرګے راوړی نو هغوی به خپل Application نه وو او چه کوم خلق په دے طمع وو چه د دے پالیسئ نه به هغوی غیرقانونی یا غیر طور باندے فائده اخلی نو د هغه خلقو په دیکښے حوصله شکنی شوے ده۔ دویمه خبره چه څنګه نورسحر بی بی اوکړه نو زما په خیال باندے دا خو داسے سوال کوی چه دا د فریش سوال په زمره کښے راځی، د دے چه څومره سوالونه وی نو پکار ده چه دا نوے سوال راوړی، هغه ډیټیل به مونږ دوئ ته حواله کړو۔ نو زما په خیال د پالیسئ هغه نوټیفیکیشن ما سره دے، که د متعلقه ممبرانو صاحبانو پکار وی نو زهٔ به ئے دوئ ته ورکړم۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! دا تا سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بی بی! ستاسو سوال نوے دے، نوے سوال بیا راوړئ جی۔ محمود عالم صاحب! ولے ستاسو تسلی اونه شوه۔۔۔۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر! دیکښے ئے د کوهستان د پاره د کوم پیکج اعلان کړے دے؟ هغے کښے ئے دا لیکلی دی چه د وادی کالاش د پاره مطلب دا دے کوهستان کښے د وادی کالاش د پاره 198.820 مطلب دے دومره پیسے په پی اینډ ډی کښے زیر غور دی، نو دا د کوم ټائم نه تاسو زیر غور کړے دے۔ دا به زمونږه حکومت ختمیږی نو د هغے پورے زیر غور دی یا دا پیسے مونږ له اوس راکوئ تاسو؟

جناب سپیکر: جی، جناب واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: دا جی اے ډی پی کښے Reflected سکیم دے، دے اے ډی پی کښے دا اماؤنټ مونږ ورکړے دے، د دے 2009-10 اے ډی پی چه کومه ده نو په دیکښے دا Included دے۔

جناب سپیکر: جی محمود عالم خان صاحب! دوسرا کوئسچن ہے آپ کا۔ محمود عالم صاحب سوال نمبر 723 جی۔

* 723۔ جناب محمود عالم: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں کے کے ایچ اور لنک روڈ پر لاکھوں فٹ لکڑی پڑی ہوئی ہے اور ضائع ہو رہی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لکڑی کی فروخت سے حکومت صوبہ سرحد کو کافی فائدہ ہو گا;

(ج) اگر (الف تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ضلع کوہستان میں پڑی ہوئی مذکورہ لکڑی فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے;

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات): (الف) اس حد تک درست ہے کہ ضلع کوہستان میں 21,14,000 مکسر فٹ لکڑی ناجائز چیرائی شدہ پڑی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج)اس ضمن میں صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 2009-08-29 کے روئیداد کے مطابق پالیسی کی منظوری دی گئی ہے لیکن کابینہ نے طریقہ کار وضع کرنے کیلئے مندرج ذیل وزراء صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔

1۔ وزیر ماحولیات 2۔ وزیر خوراک 3۔ وزیر اطلاعات 4۔ وزیر صحت 5۔ سیکرٹری ماحولیات (کمیٹی کا سیکرٹری)

سیکرٹری ماحولیات نے مجوزہ طریقہ کار کو کمیٹی کے اجلاس مورخہ 2009-09-28 میں پیش کیا جس پر غور وخوض جاری ہے۔ طریقہ کار کی منظوری پر سیکرٹری ماحولیات عنقریب نوٹفیکیشن جاری کرے گا۔

ضمنی مواد

مرکزی حکومت نے سال 1993 میں جنگلات کی سائنسی بنیادوں پر گرائی، چرائی اور منڈیوں تک لے جانے پر پابندی عائد کر دی۔ اس پابندی میں حکومت نے وقتاً فوقتاً توسیع کی جو کہ آج تک برقرار ہے۔ جنگلات کی کٹائی پر مسلسل پابندی کی وجہ سے مالکان جنگلات، گزارجات میں مایوسی اور بے چینی پھیلتی گئی اور مالکان نے محسوس کیا کہ جنگلات کو انہوں نے سالہا سال کی محنت اور کاوش سے محفوظ کیا تھا اس سے مالکان کو کوئی خاطر خواہ آمدن حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کوہستانی قوم نے اپنی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے شمالی علاقہ جات کی طرح اجتماعی طور پر اپنی جنگلات کو ناجائز طور پر کاٹنا شروع کیا جس سے تقریباً اکتیس لاکھ مکسر فٹ لکڑی پہلے سے منڈیوں تک پہنچ کر فروخت ہو چکی ہے اور تقریباً اکیس لاکھ چودہ ہزار مکسر فٹ لکڑی چرائی شدہ اس وقت بھی ضلع کوہستان میں پڑی ہے جس کی نکاسی اور فروختگی کیلئے صوبائی کابینہ کے ممبران کی کمیٹی نے اپنے اجلاس مورخہ 2009-09-28 کو فیصلہ کر دیا ہے کہ مذکورہ لکڑی کو منڈیوں تک پہنچا کر فروخت کیا جائے تاکہ مالکان اور حکومت دونوں نقصانات سے بچ سکیں۔ حکومت کی طرف سے فیصلہ (نوٹیفیکیشن) آنے کے بعد لکڑی کی ترسیل شروع کی جائے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary jee?

جناب محمود عالم: د دے نہ زۂ مطمئن یمہ جی۔

جناب سپیکر: جی عبدالستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ اس ضمن میں ایک سوال میرے بھائی نے اٹھایا ہے چونکہ کوہستان سے متعلق ہے اور میرے کوہستان کے تمام لوگوں کا ایک مطالبہ بھی رہا ہے تو اس میں،

میں وزیر صاحب سے یہ گزارش کرونگااور پورے ہاؤس سے بھی کہ کوئیFeasible،قابل عمل کوئی پالیسی دیں جس سے لکڑی کے مالکان کو فائدہ ہو، جس میں Investors کو بھی فائدہ ہو اور جس میں ہم آسانی سے اس لکڑی کو وہاں سے اٹھاکر منڈی تک لا بھی سکیں۔ میرے اندازے کے مطابق انہوں نے جو جرمانہ لگایا ہے تین سو پچاس روپے فی فٹ، اس کو اگر ہم کیلکولیٹ کریں تو مارکیٹ ریٹس سے دو سو روپے مہنگا وہ مال ادھر مارکیٹ میں پہنچتا ہے تو وہ کیسے اس پالیسی کو Feasible کہہ سکتے ہیں؟ یہ ایک بنیادی بات ہے اور سر، اس پر نظر ثانی کریں۔ یہ سپلیمنٹری سوال سے ہٹ کر میں ایک بات مطلب جواب کے اندر انفارمیشن کیلئے کرنا چاہتا ہوں کہ اگر قابل عمل پالیسی دینا چاہتے ہیں تو ایسا طریقہ کار، میکنزم رکھیں جس میں تینوں سٹیک ہولڈر کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو جو Suggestions دے رہے ہیں، اس پر آپ تھوڑا غور کریں جی۔ Next محترمہ نور سحر بی بی سوال نمبر 571۔

* 571۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات وجنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چترال میں باد و باران (ونڈ فال) اور برف باری (سنو فال) کی وجہ سے گرے ہوئے دیار کے لکڑی کو ٹمبر مارکیٹ سپلائی کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لکڑی کی رقم میں سے جائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی اور حکومت کا حصہ بالترتیب 60% اور 40% ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ دو سالوں میں جائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی کو کتنی رقم ملی ہے نیز کمیٹی ممبران کے نام بھی بتائے جائیں؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات باد و باران (ونڈ فال) اور برف باری (سنو فال) لکڑی کی رقم براہ راست جائنٹ فارسٹ مینجمنٹ کمیٹی یا ممبران کو ادائیگی نہیں کرتا ہے البتہ ونڈ فال اور سنو فال کے لکڑی کے رقم میں سے ساٹھ فیصد کی رقم حقداران جنگل میں تقسیم کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال کو بذریعہ کراس چیک بھیج دیا جاتا ہے۔ گزشتہ دو سالوں سے اس مد میں جو چیک ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال کو جاری کئے

گئے ہیں، ان کی تفصیل اور خط وکتابت کی فوٹو کاپیز، نیز جے ایف ایم سی کی نوٹیفیکیشن کی کاپی اسمبلی لائبریری ملاحظہ کی جا سکتی ہیں

جناب سپیکر: جی بل سوال پکبنے شته جی؟

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! تاسو ته زما یو ریکویسټ دے چه دا کوم ډیټیل ئے ما له راکړے دے، په دے خو زهٔ ځکه څه نه شم وئیلے چه سلیم خان صاحب هم نشته، که د چترال دا ممبر صاحب پاڅی او زما هیلپ کولے شی چه آیا دا صورتحال کوم چه دوئ ښودلے وو، دا هلته واضحه دے او که نه؟ دا چه کوم دوئ ښودلے دے ځکه چه زهٔ خو چترال ته نه یمه تلی، د هغوی چه کوم شکایت ما ته وو نو د هغوی مطابق دا وو چه Wind fall نه وی او چه کومے صحیح ونے وی نو هغه دوئ کټ کوی، راوړی ئے او لرګے خرڅوی۔ دوئ دلته وائی چه نه مونږ به انشاء الله کوؤ۔ نو دا د چترال سره تعلق والا یو کس ما ته وئیلے شی چه آیا دا صورتحال هلته واضح دے او که نه دے۔ سلیم خان صاحب نن موجود نه دے چه هغوی ته زهٔ اووایم۔ آیا اپوزیشن سے کوئی ہے ایک بندہ چترال والا جو میری ہیلپ کر سکتا ہوں کہ یہ جو ڈیٹیل دی گئی ہے، یہ صحیح ہے کہ نہیں ہے؟-----

(شور)

محترمہ نور سحر: ہاں، تو یہی کہتی ہوں کہ پینڈنگ کروالیں یا اس کو کمیٹی کو ریفر کروالیں تاکہ اس کا جواب مجھے مل جائے کیونکہ وہاں کی ڈیٹیل کا تو مجھے، چترال تو میں نہیں گئی ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: جناب ملک قاسم خان صاحب، سوال نمبر-----

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! ما ته خو جواب ملاؤ نه شو۔

جناب سپیکر: بی بی! چه درته معلومات نه وی نو بیا څه له په پردی ځایونو پورے اینخلے، د چترال خپل نمائندګان شته، هغوی به خپل غم کوی، بس تاسو په آرام کښینئ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بی بی، تاسو څه وئیل؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا دواړه په خپل چیمبر کښې کښینوئ، خپله مسئله به پخپله حل کړی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: دا تاسو هم ټهیک وایئی جی۔ جی ملک قاسم خان صاحب۔

* 466۔ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نرپ (NERP) فنڈ ڈی سی او کے ساتھ ضلع آفیسر فنانس کے دستخطوں سے جاری کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کرک میں نرپ (NERP) فنڈ کی ادائیگی ڈی سی او کے ساتھ ضلعی آفیسر فنانس کے دستخطوں سے جاری کیا گیا ہے۔ نیز ایگزیکٹیو آفیسر خزانہ کی موجودگی کے باوجود کوئی دوسرا آفیسر چیکوں پر دستخط کر سکتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) عالمی بینک کی ہدایات کے مطابق ڈی سی او کے ساتھ ضلعی آفیسر فنانس دستخط کرنے کا مجاز ہے۔ مزید براں ان سوالات کا تعلق ضلعی حکومت سے ہے لہذا مناسب ہوگا کہ ضلعی حکومت سے جواب طلب فرمایا جائے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! یہ کہتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو چه څه سوالونه کول غواړئ نو اوس نور زر زر رااولیږئ، سیشن بنه اوږد دے، تاسو ته به زر جواب راشی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! زما د سوال خو، زهٔ Satisfied نه یمه د دوئ د جواب نه۔ سپیکر صاحب، زما دا سوال دے کمیټئ ته اولیږئ، کمیټئ ته ئے اولیږئ کمیټئ ته۔

جناب سپیکر: کوم یو؟

محترمہ نور سحر: هغه زما سوال تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه خو ختم شو، اوس جی مخکښے بل سوال روان دے۔ جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، کوئسچن نمبر 466۔ سر، "آیا یہ درست ہے کہ نرپ (NERP) فنڈ ڈی سی او کے ساتھ ضلع آفیسر فنانس کے دستخطوں سے جاری کیا جاتا ہے"۔ جی ہاں، یہ درست ہے۔ بیا جی (ب) کښې، میں کہتے ہیں کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کرک میں نرپ فنڈ کی ادائیگی ڈی سی او کے ساتھ ضلعی آفیسر فنانس کے دستخطوں سے جاری کیا گیا۔ نیز ایگزیکٹیو آفیسر خزانہ کی موجودگی کے باوجود کوئی دوسرا آفیسر چیکوں پر دستخط کر سکتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے"۔ سر، دلته کښې دوئ وائی، یہ کہتے ہیں کہ یہ ضلعی حکومت کا کام ہے تو آپ خود سوچیں کہ ایک دفعہ جواب دیتا ہے کہ "ہاں یہ درست ہے" تو وہ تو Totally جو ہے نا، نرپ پی اینڈ ڈی مانیٹر کرتا ہے اور پی اینڈ ڈی سے فنڈ جاری ہوتا ہے اور سب کچھ پی اینڈ ڈی سے ڈائریکٹ ہوتا ہے تو اب میں کہتا ہوں کہ ضلعی حکومت کا کام ہے۔ سر، سوال کا جواب ٹھیک نہیں ہے، Incomplete ہے۔

جناب سپیکر: جناب رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر! جواب کمپلیټ دے، سکیم ځی، د لاندے نه ځی او بیا د هغے Approval بره ډسټرکټ کمیټی وی نو په هغے کښے کیږی او بیا Executing Agency وی، هغوی ئے کوی۔ نو د جواب نه چه کوم دوئ دغه کوی نو دا متعلقه ډسټرکټ ګورنمنټ سره دے او د هغوی نه پکار ده چه د جواب تپوس اوکړی۔

جناب سپیکر: جی، په یو ځل کوؤ کنه۔ ملک صاحب، جی بسم الله۔

ملک قاسم خان خٹک: آیا منسټر صاحب بنائی چه دا فنډ خو ډائریکټ دلته نه ځی، هلته خو یو کمیټی ده ډسټرکټ، هغه کوی۔ زما سوال دا دے چه ټول رولز د نرپ دلته نه ځی، آیا دا قانون کښے شته چه ای ډی او فنانس موجود وی او ډسټرکټ آفیسر فنانس په چیکونو باندے دستخطونه کوی؟ سر، زما خو دا کوئسچن دے او دا ډیر Easy دے۔ ټول سټینډنګ رولز چه څومره، کمیټی ده او هر څه د دے ځائے نه ځی هلته کښے، د ډسټرکټ ګورنمنټ سره رولز نشته۔ ټول چه کوم رولز دی نو هغه پراونشل کوآرډینیټر ورته ورکوی، ګائیډ لائنز د هغوی دی۔ د ورلډ بینک ګائیډ لائنز دی د پراونشل کوآرډینیټر په Through باندے او د پی اینډ ډی په Through باندے۔ نو سر، زما کوئسچن دا دے چه: جب ایگزیکٹیو آفیسر فنانس

ڈسٹرکٹ میں موجود ہے تو ڈسٹرکٹ آفیسر کس طرح دستخط کر سکتا ہے؟ اس کو Authorize کیا گیا تھا یا کیا وجہ تھی؟

جناب سپیکر: جی رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر! مونږ د دوئ آنر کوؤ او زما په خیال مخکښې هم څه داسې کوئسچن راغلې وو او دوئ بیا خپل وزټ کړې وو او خاصکر د کرک او د هغې نه وروستو ئې تاسو ته بیا یو لیټر رالیږلې وو۔
'Satisfaction on NERP Programme in District Karak': I have the pleasure to inform you that, I have gone and inspect the NERP sites. All the schemes are in order and I have no complaint. Thank you. نو مونږه هر یو شې Transparent ساتو او چه دوئ څه قانون وائی، دغه قانون مونږ Follow کوؤ، د هغې مطابق که داسې څه پرابلم وی یا څه وی نو سیکرټری هم ناست دے او نور چه کوم متعلقه دغه وی نو هغې کښې به ئې مونږ ډسکس کړو خو Already تاسو ته دوئ یو لیټر رالیږلې دے۔

جناب سپیکر: دا یو کاپی ما له راکړئ، راواخلئ۔

Malik Qasim Khan Khattak: Sir!

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان۔

Malik Qasim Khan Khattak: Sir, It is true. This is my signature and this is my letter. I inspect the schemes. The schemes were there. I am asking about that, that whether in the presence of Executive Officer Finance, District Officer Finance can sign the cheques, this is under the law? It's only the…

دے سره د سکیم خو څه تعلق نشته؟ ما خو وزټ کړے دے او سکیمونه شته خو دا کوم سړے دے جی چه ای ډی او موجود وی، دا منظور نظر سړے څوک دے چه هغه په چیکونو باندے دستخطونه کوی؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر! د دے Plea دا ده، زما د ډیپارټمنټ Plea دا ده چه جواب کوم ورکړے شوے دے۔ ستاسو چیمبر کښې به کښینو او دے به هم وی او متعلقه افسر به وی، دا شے به مونږ Solve کړو۔

Mr. Speaker: Jee, "Satisfaction on NERP Programme in District Karak". ملک صاحب! دا سرټیفیکیټ تاسو ورکړے دے؟ ما ته یو لیټر راغلے دے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا بالکل ما لیکلی دی چه دا دا سیکمونه شوی دی او ما خو دا Certify کړی دی، ما دا Certify کړی نه دی چه دا چیک چه کوم دے، دا دستخط به ډسټرکټ آفیسر کوی۔

جناب سپیکر: تاسو دواړه به اخوا راځئ، چیمبر ته راشئ (قہقہہ)

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیل خانہ جات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب! تاسو دوباره زما سوال، په ایجنډا کښے خو دویم سوال زما نشته دے جی۔

(شور)

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! خبره کوؤ۔

وزیر جیل خانہ جات: سپیکر صاحب، ډیره شکریه۔ زما دیکښے ضمنی سوال دا دے چه ملک قاسم صاحب په دے باندے کوم اعتراض لګولے دے، تاسو ته ئے هم یو Application درکړے دے چه یره دا سکیمونه Satisfactory نه دی۔ واپس ئے بیا تاسو ته لیکلی دی چه دا Satisfactory دی نو دا Reason د اوښائی چه دا ئے ولے لیکلی دی چه یو طرف ته درخواست ورکوی چه دا سیکمونه Satisfactory نه دی، د هغے نه پس په خپل پیډ باندے بیا درکوی چه دا Satisfactory دی نو د دے Reason د اوښائی چه دا ولے؟ (قہقہہ)

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا!

جناب سپیکر: ملک قاسم خان! کښینه بس چه مخکښے خو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: زهٔ د دے نه نه یم خبر۔ زهٔ دا غواړم چه میاں صاحب د وزیر اعلیٰ صاحب په ځائے جواب کوی، د پی اینډ ډی په ځائے جواب کوی۔ الله پاک د دوئ ته نورے ښه منسټرئ ورکړی خو زهٔ دا وایم چه مونږ دا ورکړی دی چه

سکیمونه شوی دی، دا خو مونږ Verification کړے دے ، دا خو مو نه دی کړی چه سکیمونه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب! مخکښے سوال ستا سو څه دے جی ؟ نمبر څه دے ؟ ستا سو بل سوال دے۔

Malik Qasim Khan Khattak: Next Question No.572.

* 572۔ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)آیایہ درست ہے کہ عالمی بینک اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے ہدایات کے مطابق نرپ (NERP) پراجیکٹ کے تحت ہونے والے ترقیاتی منصوبوں کیلئے ٹھیکیداروں کوادائیگی بذریعہ چیک کی جاتی ہے؛

(ب)آیایہ درست ہے کہ مذکورہ چیکس متعلقہ ڈی سی اواورای ڈی او فنانس کے دستخطوں سے جاری کئے جاتے ہیں؛

(ج)اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i)ضلع کرک میں یکم جنوری2008تا5دسمبر2008تک جملہ چیکس پرڈی سی اوکے ساتھ ڈی او فنانس دستخط کیوں کرتا تھاجبکہ ایگزیکٹیوڈسٹرکٹ آفیسر فنانس ضلع میں موجودہوتے تھے؛

(ii) آیاحکومت مذکورہ بے ضابطگیوں میں ملوث افسران کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں۔ نیز مذکورہ عرصہ کے دوران ای ڈی او فنانس کے دستخطوں سے جاری ہونے والے چیکس کی فوٹوکاپیاں فراہم کی جائیں؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر(منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں،یہ درست ہے۔

(ب) ہاں،یہ درست ہے۔

(ج)چونکہ ان سوالات کا تعلق ضلعی حکومت سے ہے لہذا مناسب ہو گا کہ ضلعی حکومت سے جواب طلبی فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: دیکښے څه سپلیمنټری سوال شته جی ؟

ملک قاسم خان خٹک: بالکل جی۔

جناب سپیکر: تۀ خو دومره ښه انګریزی وائے ، انګریزئ کښے به راته وائے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر! په هغے کښے دوئ وائی چه " ہاں، یہ درست ہے۔ ہاں، یہ درست ہے۔ او اخری کښے بیا دا وائی چه "اس کا تعلق ضلعی حکومت سے ہے"۔ سر، مسئله دغه ده چه دا ټوټل د پی اینډ ډی سره Related کوئسچنز دی، د سکیمونو جوابونه Incomplete دی۔ زهٔ کمپلیټ جوابونه غواړمه جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): سپیکر صاحب، د هغه نوعیت سوال دے لکه وړومبنے چه کوم وو۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب! دا سوال هم د هغے سره لف کوؤ او تاسو به چیمبر ته دا دواړه راشئ۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: تھینک یو جی، تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بی بی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ سارے چیمبر میں منتقل کر دیں۔

(قہقہے)

ملک قاسم خان خٹک: ہاں، سارا چیمبر میں منتقل کر دیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! مطمئن تو میں بھی نہیں ہوں، میں بھی چیمبر میں آ جاؤں، کیا کروں؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان سوال نمبر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 582۔

* 582۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بیورو آف سٹیٹکس (Bureau of Statistics) صوبے کے ترقی کے حوالے سے مختلف اعداد و شمار وقتاً فوقتاً مختلف ضلعوں کی سطح پر مرتب کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان اعداد و شمار کو دیگر محکموں کے رہنمائی کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا محکمہ شماریات یہ اعداد و شمار اپنی ذارائع سے حاصل کرتا ہے یا مرکزی حکومت یا اقوام متحدہ کے کسی ذیلی ادارہ کی رپورٹوں پر اکتفا کرتا ہے؛

(ii) آیا ممبران اسمبلی ان اعداد و شمار سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ نیز اگر اس سلسلے میں کوئی ترتیب شدہ Indicators موجود ہیں تو اس کی رواں سال کی کاپی مہیا کی جائے؟

<u>جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(i) محکمہ شماریات تمام اعداد و شمار اپنی ذرائع سے، تمام صوبائی اور مرکزی اداروں وغیرہ سے سالانہ بنیاد پر حاصل کرتے ہیں۔

(ii) ہاں، تمام ممبران صوبائی اسمبلی ان اعداد و شمار سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں دفتر ہذا ہر سال مختلف پبلیکیشنز جاری کرتا ہے جن میں مختلف محکموں کے Indicators موجود ہوتے ہیں جس کی کاپیاں طلب کرنے پر تمام ممبران کو مہیا کی جا سکتی ہیں۔ بہر حال ایک Handy Publication برائے سال 2008 اور NWFP in Figure 2008 کی پانچ کاپیاں مہیا کی جاتی ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Jee supplementary?

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر! اس میں جز (ج) کے جواب میں، میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ یہ جو اعداد و شمار ہوتے ہیں، یہ آپ کہاں سے لاتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہے کہ اپنی ذرائع سے۔ اچھا سر آگے چل کر میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ آپ کے پاس اگر کوئی Indicators موجود ہیں تو اس کی رواں سال کی کاپیاں مہیا کئے جائیں۔ جواب کے آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ کاپیاں طلب کرنے پر تمام ممبران کو دی جا سکتی ہے۔ میں تو سر، سوال میں مانگ رہا ہوں اور یہ کہتے ہیں کہ مل سکتی ہے۔ پھر آگے جا کر کہتے ہیں کہ ایک Handy publication برائے سال "NWFP in figures 2008" کی پانچ کاپیاں مہیا کی جاتی ہیں۔ مجھے تو سر، نہ ٹیبل پر کچھ پڑا ہے اور کہتے ہیں کہ جب آپ طلب کریں گے، میں نے تو In writing طلب کی ہے ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ بھی چیمبر میں چلے جائیں۔
Mr Speaker: Jee, honourable Minister for P & D.
جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر! جواب چه وو" محکمہ شماریات تمام اعداد و شمار اپنی ذرائع سے، تمام صوبائی اور مرکزی اداروں وغیرہ سے سالانہ کی بنیاد پر حاصل کرتے ہیں"۔ صرف اپنی ذرائع نه دے ، صرف دا کاپی چه کوم دوئ غواړی، معافی غواړم، لږ لیټ دی خو تاسو ته به اوس ملاؤ شی۔
جناب سپیکر: اسرار خان اللہ گنڈاپور صاحب۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اصل میں میرا اس میں جاننے کا مقصد یہ تھا کہ Bureau of Statistics کیا کام کرتا ہے کیونکہ سر، آپ کو علم ہوگا کہ چند دن پہلے محکمہ تعلیم کے حوالے سے انہوں نے کچھ عجیب وغریب فگرز دیئے تھے کہ کرک ایجوکیشن کے حساب سے این ڈبلیو ایف پی میں، میرے خیال انہوں نے ایبٹ آباد کے بعد اس کو دوسرا نمبر دیا ہے۔ تو سر، میں صرف یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس قسم کی اعداد و شمار یہ کہاں سے اکٹھے کرتے ہیں کیونکہ سر، ہمیں پتہ ہے کہ وہ ایک Backward سا علاقہ ہے تو دوسرے نمبر پر وہ کیسے آ رہا ہے؟ اگر Bureau of Statistics کے ہمیں وہ فگرز اور Indicators وغیرہ کا پتہ چل جاتے تو میرا سر، پھر یہ ریکویسٹ ہوگی کہ تب تک اس کو پینڈنگ رکھ لیں جب تک تمام ممبران کو وہ کاپیاں مہیا نہیں ہو جاتی کیونکہ وہ اعداد و شمار کے متعلق کافی ضروری ہونگے سر۔
جناب سپیکر: نہیں، یہ Bureau of Statistics کی واقعی کمزوری ہے کہ کیوں ان ٹائم یہ نہیں دیتے۔
جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: دا پینډنگ اوساتئ جی۔
جناب سپیکر: ہاں۔ نہیں بس اس کے خلاف ایکشن بھی لے لیں کہ یہ 'کوئسچنز آور' کو Serious نہیں لیتے۔ This is pending, this is pending۔ جناب ملک قاسم خان صاحب، ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر جی؟
ملک قاسم خان خٹک: سوال نمبر 569۔
* 569 ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف پراجیکٹس کیلئے افسران (ریگولر افسران کے علاوہ) بھرتی کئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹس کے افسران کو گاڑیاں بھی مہیا کی گئی تھیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) پراجیکٹس کیلئے بھرتی کئے گئے افسران کے نام، تعلیمی قابلیت، تنخواہ، الاؤنس، تجربہ اور بونس وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ہر پراجیکٹ کیلئے فراہم کی گئی گاڑیوں کی تعداد، ماڈل، قسم کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال تھیں ان کے نام، عہدہ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے اور جن افسران کو گاڑیاں استعمال کرنے کا حق تھا کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(iii) جو افسران پراجیکٹس میں اضافی چارج کے طور پر کام کر رہے ہیں ان کے نام اور موجودہ پوسٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) جن افسران کو ریگولر کیا گیا ہے ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔ نیز جن افسران کو ریگولر نہیں کیا گیا ہے اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔ مذکورہ افسران کو انفرادی طور پر گاڑی نہیں دی گئی۔ البتہ حسب ضرورت فیلڈ ڈیوٹی کیلئے دفتر سے مہیا کی گئی۔

(ج) (i) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(ii) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(iii) ڈاکٹر رحیم اللہ پراجیکٹ مینجر دیر ایریا سپورٹ پراجیکٹ ایک سال کیلئے اضافی چارج پر تعینات کیا گیا تھا۔ طاہر عظیم ڈی جی اور فائز ارباب پلاننگ آفیسر ایم اینڈ ای کو اضافی چارج پر تعینات کیا گیا تھا۔

(iv) جی نہیں، پراجیکٹ کے کسی آفیسر کو ریگولر نہیں کیا گیا۔

Mr. Speaker: Jee, any supplementary?

Malik Qasim Khan Khattak: I am satisfied. I will come to your Chamber then we will talk.

(قہقہے/تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

643۔ جناب محمد علی خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست کہ ٹی ایم اے شبقدر کے بجٹ 09-2008 کے دوران باچا خان چوک کی تعمیر و ترقی کیلئے کثیر رقم رکھی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے شبقدر کے بجٹ میں خواتین کونسلروں کی نشاندہی پر ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں؛

(د) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) باچا خان چوک کیلئے مختص رقم کہاں خرچ کی گئی؛

(ii) ہر خاتون کونسلر کو کتنی رقم دی گئی اور کہاں خرچ کی گئی گزشتہ تین سالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(د) (i) بجٹ 09-2008 میں باچا خان چوک شبقدر کیلئے مبلغ تین لاکھ روپے رکھے گئے تھے لیکن یہ رقم ابھی تک خرچ نہیں ہوئی اور ٹی ایم اے اکاؤنٹ میں موجود ہے کیونکہ یہ رقم چوک بنانے کیلئے ناکافی ہے۔آئندہ بجٹ میں باچا خان چوک بنانے کیلئے مزید رقم رکھ کر خرچ کی جائے گی۔

(ii) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن شبقدر کے سالانہ بجٹ برائے سال 07-2006 میں ترقیاتی کاموں کیلئے مبلغ -/49,34,500 روپے مختص کئے گئے، جس میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق 25% رقم سی سی بیز کے ذریعے خرچ کی گئی اور 75% رقم ترقیاتی سکیموں کیلئے نائب ناظمین، کونسلرز اور لیڈی کونسلرز کی نشاندہی پر ان کی متعلقہ یونین کونسلز میں خرچ کئے تھے جو تحصیل کونسل نے بشمول لیڈی کونسلرز متفقہ طور پر مورخہ 16-11-2006 کے اجلاس میں منظوری دی تھی۔لیڈی کونسلرز کو 2006-07 میں دی گئی مختص شدہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام خاتون کونسلر	مختص شدہ فنڈ	برائے سال	یونین کونسل	برائے سکیم
1	الفت	222000	2006-07	حسن زئی	CIP حسن زئی کیلئے بطور ٹی ایم اے شیئر جمع کئے گئے
2	زوجہ نواب	199000	2006-07	ایم سی	فرش بندی، ڈرین،

				تھری	سائیڈوال کلورٹس بمقام گونڈا، گونڈا پایان
3	زوجہ جان محمد	220000	2006-07	حاجی زئی	فرشبندی، ڈرین، نالیاں، کلورٹس بمقام ترخہ
4	زوجہ ولی خان	220000	2006-07	ایم سی ٹو	فرشبندی، ڈرین، نالیاں، کلورٹس بمقام ڈاکٹرابراہیم ہاؤس ایم سی ٹو
5	زوجہ جان محمد	100000	2007-08	حاجی زئی	فرشبندی، ڈرین، نالیاں، کلورٹس بمقام ترخہ
6	زوجہ نواب	100000	2008-09	ایم سی تھری	فرشبندی، ڈرین، نالیاں، کلورٹس بمقام گونڈا
7	زوجہ ولی خان	200000	2008-09	ایم سی ٹو	فرشبندی، ڈرین، نالیاں، کلورٹس بمقام شاہ فیصل کالونی ایم سی ٹو

سالانہ بجٹ برائے سال 08-2007 میں ترقیاتی کاموں کیلئے کل مبلغ -/1,12,58,478 روپے مختص کئے گئے تھے، جس میں لیڈی کونسلر کو مختص شدہ رقم کی تفصیل درجہ بالا ٹیبل کی سیریل نمبر پانچ پر درج ہے۔

سالانہ بجٹ برائے سال 09-2008 میں ترقیاتی فنڈ مبلغ -/1,1700000 روپے مختص کئے گئے تھے، جس میں لیڈی کونسلرز کو تحصیل کونسل نے متفقہ طور پر رقم خرچ کرنے کی منظوری دی تھی، جس کی تفصیل درجہ بالا ٹیبل کی سیریل نمبر چھ اور سات پر درج ہے۔

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن شبقدر

اجلاس کارروائی عام / خاص منعقدہ بتاریخ 08-07-10 بروز جمعرات بوقت دس بجے۔

زیر صدارت: اختر گل، تحصیل نائب ناظم تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن تحصیل شبقدر۔

دستخط تحصیل ناظم: محمد اشفاق خان۔

حاضری ممبران صاحبان

سیریل نمبر	نام	دستخط
01۔	علی خان لالا نائب ناظم یونین کونسل دوشورہ	
02۔	احمد جان خان نائب ناظم یونین کونسل بٹگرام	
03۔	اسد محمد صاحب نائب ناظم یونین کونسل حاجی زئی	
04۔	اصغر عباس یونین کونسل ایم سی تصری شبقدر	
05۔	انور خان نائب ناظم یونین کونسل ایم سی ون شبقدر	
06۔	سفید اللہ نائب ناظم یونین کونسل پانچ پاؤں	
07۔	خالد خان انجینئر یونین کونسل کتوزئی	
08۔	خالد محمد یونین کونسل مٹہ مغل خیل تحصیل شبقدر	
09۔	سجاد اللہ نائب ناظم یونین کونسل رشکئ	
10۔	شمشاد خان نائب ناظم یونین کونسل کانگڑا	
11۔	انورالحیات نائب ناظم حسن زئی	
12۔	ملک واجد علی تحصیل کونسلر	
13۔	اقلیتی کونسلر ناصمر گل تحصیل کونسل شبقدر	
14۔	لیڈی کونسلر ساجدہ ولی تحصیل کونسل شبقدر	
15۔	لیڈی کونسلر نسیم رونہار تحصیل کونسل شبقدر	
16۔	لیڈی کونسلر نصرت بی بی تحصیل کونسل شبقدر	
17۔	لیڈی کونسلر از لفت بیگم تحصیل کونسل شبقدر	
18۔	---	
19۔	---	
20۔	---	

دستخط/نائب ناظم/کنوینئر/پریزایڈنگ آفیسر

ایجنڈا اجلاس

(I) بجٹ سال 09-2008 کی منظوری۔

684۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2009 کے دوران مردان فارسٹ ڈویژن میں فارسٹر اور فارسٹ گارڈز کی بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) فارسٹ گارڈ اور فارسٹر کی بھرتی کیلئے جن امیدواروں نے درخواستیں جمع کی ہیں، ان کے نام، ولدیت، سکونت، تعلیمی قابلیت اور حاصل کردہ نمبرز کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن امیدواروں کو بھرتی کیا گیا ہے، ان کے نام، ولدیت، سکونت، تعلیمی قابلیت اور حاصل کردہ نمبرز کی الگ الگ تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) تفصیل لسٹ میں موجود ہے جو کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(ii) تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	نام	ولدیت	سکونت	تعلیمی قابلیت	حاصل کردہ نمبر
1	فارسٹر	محمد عارف	شاہی روم	کاٹلنگ مردان	ڈی کام	
2	فارسٹ گارڈ	اشفاق علی	سردار علی	مردان	میٹرک	68
3	فارسٹ گارڈ	سمیع اللہ	ہدایت اللہ	مردان	ایف اے	67 (معذور)
4	فارسٹ گارڈ	محمد عباد پرویز	محمد پرویز اعوان	مردان	ایف ایس سی	69
5	فارسٹ گارڈ	علی رحمان	صالح محمد	مردان	میٹرک	70

6	فارسٹ گارڈ	خان زیب	محمد اکرام	مردان	ایف اے	69
7	فارسٹ گارڈ	عطاءاللہ	امان اللہ	مردان	میٹرک	68
8	فارسٹ گارڈ	ریاض	خان زرین	بغدادہ	ایف اے	71

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب اور محترمہ ستارہ ایاز بی بی نے 19 جنوری 2010ء جبکہ جناب امجد خان آفریدی صاحب اور جناب منور خان صاحب نے 19 اور 20 جنوری 2010ء کیلئے رخصت طلب کی ہیں تو

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر! جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اودریږه کنه بی بی! د دوئ دا دغه خو پکښے واخلو نو، آئٹم نمبر 6۔

(Interruption)

جناب سپیکر: اودریږه جی، یو منټ دا دغه لږ واخلو۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Abdul Akbar Khan MPA, to please move his Adjournment Motion No. 125, in the House.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جی۔ " جناب سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے وہ یہ کہ صوبہ بھر میں ہومیوپیتھک اور طب کے پیشے سے وابستہ افراد کی ملازمت ختم ہونے سے بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ چونکہ یہ لوگ طب کے پیشے سے وابستہ ہوکر عوام کی

خدمت کر رہے ہیں اس لئے ان کی برطرفی سے عوام میں بے چینی پیدا ہو گی، کارروائی روک اس پر بحث کی جائے"۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! هیلتھ منسٹر صاحب نشته نو که دا سبا ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو مسئله ده، هیلتھ منسٹر نشته جی نو دا به، بیا د دوئ نه به ئے ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ما ریکویسټ دا کولو جی، زما به یو ریکویسټ وی جی، او جی۔ جناب سپیکر، یہ 07-2006 میں درانی صاحب کی حکومت میں ایک سکیم (مداخلت) شروع کی گئی تھی، صوبہ بھر کے چوبیس کے چوبیس ضلعوں میں اور ہر ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر اور طب سے وابستہ ایک طبیب کو تعینات کیا گیا تھا۔ جناب سپیکر، چونکہ یہ اے ڈی پی کی سکیم تھی اور میرے خیال میں جون میں اس کی میعاد ختم ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں تو دنیا بھر میں Alternate medicine treatment کے طریقے رائج ہیں، نہ صرف نان ڈیویلپمنٹ کنٹریز میں بلکہ امریکہ جیسے ملک میں بھی۔ آپ یقین نہیں کرینگے کہ 1999 میں 13 billion $ ان کے اس پیشے سے، Alternate treatment کی طرف وہ خرچ کر رہے ہیں اور ابھی پتہ نہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہومیوپیتھک، اس پر۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں alternate treatment ہے۔ سر، ہومیوپیتھک جو ہے، یہاں پر ہومیوپیتھک کہتے ہیں اور وہاں پر پتہ نہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں لیکن یہ ایلوپیتھی کا پرابلم، ایک دوسرا طریقہ ہے جو Treatment کا طریقہ ہے اور جناب سپیکر، اس کو تو انگلینڈ میں 1948ء سے پرائمری ہیلتھ کیئر کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ جرمنی میں دیکھیں، یورپ میں دیکھیں، برازیل میں دیکھیں، آسٹریلیا میں دیکھیں، چائنا میں دیکھیں، انڈیا میں دیکھیں، دنیا کے سب ممالک میں Alternate treatment کے طریقے رائج ہیں۔ اور تو چھوڑے جناب سپیکر، ہمارے صوبہ پنجاب میں انہوں نے Permanently ابھی ہر ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو تو چھوڑے، وہاں پر تو آر ایچ سی اور بی ایچ یو کی سطح تک اس پیشے کے افراد کو تعینات کیا ہے۔ جناب سپیکر! اس کی دو تین خاص وجوہ ہیں۔ ایک تو جناب سپیکر، اس کی جو

Treatment ہے، اب اگر ایلوپیتھی میں ایک Treatment چار پانچ ہزار روپے کی پڑتی ہے تو اس پہ دو ڈھائی سو سے زیادہ خرچہ نہیں آتا۔ ایلوپیتھی میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو آپریشن سے، جس پر ہزاروں روپے خرچہ ہوتا ہے لیکن ہومیوپیتھی اور طب میں اتنا خرچہ نہیں آتا، دو تین سو روپے سے زیادہ خرچہ نہیں آتا۔ جناب سپیکر، حکومت نے جب ان لوگوں کو تعینات کیا تو ان ڈھائی سال میں اس پیشے سے وابستہ افراد نے ڈھائی لاکھ Patients کا علاج ابھی تک کیا ہے اور جناب سپیکر، ایک Patient پر اوسط تیس چالیس روپے سے زیادہ خرچہ نہیں آتا۔ ہمارے جیسے غریب ملک میں جہاں پر 50% Poverty line ہے اور جو ایلوپیتھی کا علاج ہے یا طریقہ علاج ہے جو کہ اتنا Costly ہے، غریب لوگوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا تو اس کا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اٹینشن پلیز۔ اٹینشن پلیز، یہ بہت اہم پوائنٹ ڈسکس ہو رہی ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، چونکہ منسٹر صاحب بھی نہیں ہے، میری تو درخواست ہوگی کہ اگر حکومت کو اعتراض نہ ہو تو اس کو ایک کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور جس طرح باقی صوبوں میں ان کو Permanent کیا گیا ہے تو اسی طرح صوبہ سرحد میں بھی ہوں۔ اس طریقہ علاج کو، یہ ایک ایک سال کیلئے بھرتی کرنا اور ایک ایک سال کیلئے Extension دینا کیوں؟ اور میں یہ نہیں کہتا کہ حکومت کے ساتھ اتنا پیسہ ہو کہ پنجاب کی طرح آر ایچ سی اور بی ایچ یو تک اس کو لے آئے لیکن کم از کم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی سطح تک تو ان کو رکھیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ صرف علاج کی ارزانی کی بات نہیں، سستا ہونے کی بات نہیں، جناب سپیکر، ہمارے جو جنگلات ہیں، ہمارے جو پہاڑ ہیں، ہماری جو زمینیں ہیں، ان میں یہ جو جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہو رہی ہے اور جناب سپیکر، اس کے علاج پر خرچہ بھی کم آئے گا۔ میری تو درخواست ہوگی کہ اس کو اگر کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ایک مہینہ ٹائم دے دیں کہ ایک مہینے کے اندر اندر اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے، تھینک یو۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: اکرم درانی صاحب بھی اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو حکومت اپنی جواب بعد میں دیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: محترم سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ په دے زما هم تحریک التواء وو، جمع کړے مے وو خو شاید عبدالاکبر خان والا مخکښے راغلو۔ حقیقت کښے جی په ټول پنجاب کښے د ډسټرکټس نه اونیسه تر بی ایچ یو پورے د دے

انتظام شته دے۔ واحد فرنټيئر پراونس دے چه په ديکښے دا حکمت والا چه څومره خلق وو، د دے د پاره نه وو، نو مونږه يو پراجيکټ ورکړو او هغه مونږه په چوبيس اضلاع کښے شروع کړے دے او په چوبيس اضلاع کښے دا مونږ د دے د پاره ورکړے وو چه مونږه ئے اوګورو چه واقعی دا کامياب دے او که نه دے۔ نو څنګه چه عبدالاکبر خان اووئيل، په ديکښے جی د ډهائی لاکه نه زيات خلق دوئ کتلی دی او په دے چوبيس اضلاع کښے دوئ دا هم کړی دی چه دا دوائی خلقو ته ګورنمنټ نه ده ورکړی، دا دوئ خپله مهيا کړے ده يا ئے د چا نه چنده اغستی ده يا څوک راغی هغه سمپلز دوئ خلقو ته ورکړی دی او د ټولے صوبے دا 129 کسان دی چه په دے چوبيس اضلاع کښے اپوائنټ شوے دی او دوئ چه څومره ريونيو پيدا کړی ده، تاسو که ريکارډ رااوغواړئ نو انيس لاکه روپئ ريونيو دوئ خپله پيدا کړی ده، هغه کومے چه پينځه روپئ دی، يا يوه روپئ ده هغه هسپتال کښے چه مريض اوګوری او په دوئ باندے ټوله خرچه، په دے 129 کسانو باندے د ګورنمنټ سيلری پچيس لاکه راځی نو دوئ خو تقريباً د پچيس لاکه سالانه خرچے په بدل کښے انيس لاکه روپئ ريونيو هم ورکوی او ټول 129 خاندانونه هم په روزګار دی او خلقو ته هم ډير په آسانه باندے علاج ورکوی، نو د عبدالاکبر خان چه څنګه خبره ده، مونږه ريکويسټ کوؤ ګورنمنټ ته چه تاسو ئے کميټئ ته حواله کړئ او يوه مياشت ټائم ورکړئ جی او دا رپورټ هم رااوغواړئ چه څومره کسان دی، د دوئ ريونيو څه ده او د دوئ خدمات څه دی؟ که چرته دا قابل عمل وی نو بيا مزيد توسيع هم پکار دے چه مونږه ئے تحصيل ته هم راولو او بی ايچ يو ته ئے هم راولو۔ مهربانی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی گورنمنٹ کی طرف سے۔ جی لاء منسٹر صاحب، ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)</u>: داسے ده چه په ديکښے ګزارش دا دے چه يره دا پراجيکټ 30-06-2010 پورے شته يعنی ختميږی به 30-06-2010 باندے خو د دے پوسټونو د ريګولر کولو د پاره Already هيلته ډيپارټمنټ فنانس ډيپارټمنټ ته ليکلی دی چه يره دا ريګولرائز کړئ۔ نو مونږ ته څه اعتراض نشته خو چه څه دوئ غواړی نو هغه Already هيلته ډيپارټمنټ ليږلی دی چه يره

This is what I am stating on this floor of the Houseچه دا کیس د ریګولرائزیشن د پاره تلے دے فنانس ته نو که کمیټئ ته لاړ نو۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! مونږه د بیرسټر صاحب شکریه ادا کوؤ چه ډیر تفصیلی جواب ئے ورکړو، یقیناً چه مونږه د هغے قدر کوؤ او د دوئ Statement ویلکم کوؤ خو دوئ چه پخپله باندے وائی چه دا مونږه د ریګولرائزیشن د پاره لیږلی دی او دا به د جون نه مخکښے مخکښے ریګولرائز شی نو مونږه بیا څه کوؤ؟ زهٔ خو پرے زور نه ورکوم۔

<u>جناب سپیکر:</u> چه ایشورنس د رکوی جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> او، بس بیا ټهیک شوه جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر صاحب! ښنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل چه دوئ هغه فنانس ته د ریګولرائز کیدو د پاره لیږلی دی نو زمونږه هم دغه مقصد وو او بل دلته منسټر صاحب په هاوس کښے Commitment دے چه دا دوئ ورسره کوی نو مونږه خو د ګورنمنټ شکریه هم ادا کوؤ او یو بنه قدم دے چه د دوئ څه دی نو مونږ د دوئ د جواب نه مطمئن یو او وایو چه د جون نه مخکښے Permanent هم شی۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> مہربانی جی، مہربانی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسټر صاحب! تاسو په دے سلسله کښے ایشورنس ورکوئ کنه؟

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> بالکل، او جی ایشورنس ورکوؤ۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> ثاقب الله خان! او د ریږه چه دا ختم شی نو بیا به تاسو اووایئی جی۔
Jee Javed Abbasi Sahib. Javed Abbasi Sahib, please move his Adjournment Motion No. 126, in the House.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> Thank you very much۔ " جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ وفاقی حکومت بجلی رائلٹی کی ضمن میں عوام، منتخب نمائندوں اور سیاسی جماعتوں نے جان لڑا کر وفاقی حکومت کو رائلٹی کی رقم صوبے

کو دینے پر مجبور کیا اور سر، پہلی قسط یعنی دس ارب روپے کی رقم مل چکی ہے اور بقایا رقم جلد دینے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ عوامی طاقت، سیاسی جماعتوں کی جدوجہد اور سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر صوبے کی حقوق کی جنگ لڑی گئی ہے اور بالآخر کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ بجلی پیدا کرنے میں ہزارہ ڈویژن کی عوام کی قربانیاں بے شک کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں جس کیلئے انہوں نے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے اور جانی و مالی قربانیاں دی ہیں۔ چونکہ بجلی کی پیداوار کا مرکز ہزارہ ڈویژن ہے جناب سپیکر اور رائلٹی کی مد میں وصول شدہ رقم میں سے پچاس فیصد رقم جو ہے وہ ہزارہ ڈویژن کو دی جائے"۔

جناب سپیکر! جناب سپیکر، میں یہ ایڈجرنمنٹ موشن اس لئے لایا تھا اور یہ بہت Important ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرے دوست اس پر توجہ دینگے۔ میں صوبائی حکومت، چیف منسٹر صاحب، ان کی کیبنٹ، تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین، پارلیمنٹیریز، مرکزی حکومت اور پرائم منسٹر آف پاکستان کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں کہ ایک عرصہ سے جو ڈیمانڈ کی جا رہی تھی، انہوں نے ہماری بات مان لی ہے اور پہلی دفعہ ہمارا یہ جائز مسئلہ نہ صرف انہوں نے مانا ہے بلکہ اس کی پہلی قسط بھی صوبے کے حوالے کی گئی تو میں اس کیلئے فیڈرل گورنمنٹ کا بھی بڑا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر، اب مجھے اپنے ان دوستوں پر پورا یقین ہے کہ جب یہ مرکز میں جا کر صوبے کا کیس لڑتے تھے تو ہم سارے لوگ ان کے ساتھ کھڑے تھے اور ہم کہہ رہے تھے، بتا رہے تھے کہ یہ ہمارا کیس ہے، یہ ہمارا حق ہے، یہ رائٹ ہمیں ملنا چاہیئے اور اب جب وہ حق ان کے پاس آگیا ہے، جب رائلٹی کی رقم ان کو ملنا شروع ہو گیا ہے تو اب میں ان کا بھی انصاف دیکھ رہا ہوں کہ جو بات یہ مرکز میں جا کر اس کو لینے کیلئے کیا کرتے تھے تو وہی بات میں آج ان کے آگے رکھ رہا ہوں کہ جناب سپیکر، یہ ہزارہ ڈویژن کیلئے رائلٹی کی مد میں پچاس فیصد یعنی ساٹھ ارب روپے فوری طور پر ہزارہ ڈویژن کے اضلاع کے حوالے کریں۔ جناب سپیکر، جس رائلٹی کی بات کی جا رہی ہے، جس بجلی کی آج بات کی جا رہی ہے تو جناب سپیکر، ہمارے آباواجداد نے قربانیاں دی ہیں، ہمارے گاؤں اجڑے ہیں، ہمارے بازار اجڑے ہیں، ہمارے لوگ آج بھی اس طرح دیکھ رہے ہیں جس طرح کسی اجڑے ریاست کے لٹے ہوئے شہزادے گھوم رہے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، آج بھی وہی عالم ہے اور ہم نے کبھی بھی الحمد اللہ۔۔۔۔

(اس دوران واجد علی خان، بشیر احمد بلور اور سید عاقل شاہ آپس میں باتیں کر رہے تھے)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب بلور صاحب، منسٹرز صاحبان کو وقت دیا جائیگا کہ یہ کانفرس، میٹنگ کر لیں لیکن پہلی میری بات سن لیں۔ جناب سپیکر، ہم نے کبھی بھی یہ بات نہیں کی اور آج بھی ہمیں الحمد اللہ فخر

ہے، ہم نے اپنے آباواجداد کی قربانیاں دیکر، اپنے آپ کو اجاڑ کر، سب کچھ قربان کر کے اس ملک کو روشن کیا ہوا ہیں، آج اس پورے ملک کی انڈسٹریز چل رہی ہیں، آج یہ ملک سارا اندھیروں میں ہوتا اگر یہ قربانی ہم نہ دیتے، اس کیلئے ہمیشہ ہمیں اپنے آباواجداد پر فخر ہے۔ جناب سپیکر، یہ کوئی معمولی بات نہیں اور اس کو مذاق نہ لیا جائے جب دوسرے ڈیمز بنانے کی بات ہوئی ہے، جب کہا گیا کہ کالاباغ ڈیم بنالیں، کاش اگر وہ ہوتا تو کوئی ڈیم آج بنے ہوتے۔ آج جس بجلی کے بحران اور اندھیروں سے ہم گزر رہے ہیں تو یہ نہ ہوتا لیکن اس وقت لوگ، وہ شاید حق پہ تھے اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح لوگ کھڑے ہوگئے، انہوں نے کہا کہ ہم اپنے زمینوں کو نہیں اجاڑیں گے، ہم اپنے بستیوں کو نہیں اجاڑیں گے، اپنے گھروں کو نہیں اجاڑیں گے۔ جناب سپیکر، ہم نے اس کیلئے قربانیاں دی ہیں اور الحمد اللہ تربیلہ کے مقام پر آج جو بجلی پیدا ہو رہی ہے، اس وقت ہمارے بزرگوں نے جو قربانیاں دی تھیں جناب سپیکر، اس علاقے کے لوگوں نے اپنے شہر اجاڑے تھے اور آج جب پیسہ ملنے کا وقت آگیا تو ان کے زبان پر صرف ایک ہی بات ہے، میں ایک شعر آپ کی نذر کرتا ہوں اور میں اس کو شعر میں بتاتا ہوں کہ:

ے ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

جناب سپیکر، آج چونکہ پیسہ ملنا شروع ہو گیا ہے اور دس ارب روپیہ مل گیا ہے تو پانچ ارب روپیہ فوری طور پر ہزارہ ڈویژن کے حوالے کیا جائے اور یہ بات میں اس لئے بھی کر رہا ہوں، اس پر میں ذرا زور دونگا کہ ابھی تھر کے مقام پہ تیل اور گیس کے ذخائر برآمد ہوئے اور مجھے خوشی ہے کہ حکومت نے وہاں اس کیلئے رائلٹی مقرر کر دی۔ ان علاقوں کیلئے جو Tobacco growing districts ہیں، ان کیلئے بھی رائلٹی مقرر کی گئی ہے تو مجھے اس پر بھی خوشی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کاش یہی سلوک ہزارہ کے لوگوں سے بھی ہوتا اور اس دن سے ہوتا جناب سپیکر، جس دن سے رائلٹی کلیم کی جاتی ہے، اگر اس دن سے ہمیں رائلٹی دیتے تو آج جناب بلور صاحب! ہمارا نوے ارب روپے آپ کے ذمے بنتا ہے، نوے ارب روپیہ لیکن پھر بھی ہمارا دل بڑا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ صرف پچپن ارب روپیہ فوری طور پر ہزارہ کے ڈسٹرکٹس کو دیئے جائیں۔ جناب، وہاں محرومیوں کا خاتمہ صرف اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہاں پر جو جماعتیں بیٹھی ہوئی ہیں، جو ہمیشہ صوبائی خود مختاری کی بات کرتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ان کا عقیدہ مضبوط ہے اور اپنے عقیدے پر قائم ہیں۔ جب فیڈرل گورنمنٹ نے دل بڑا کر کے پیسہ ان کو دیا ہے تو اب

ان کا بھی ہم ظرف دیکھتے ہیں کہ یہ اپنے ڈسٹرکٹس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟ یہ بھی ان کا ظرف ہے کہ یہ ڈسٹرکٹس کے ساتھ اور سپیشل ہزارہ ڈویژن کے ساتھ وہی سلوک کریں۔ ہمیں خوشی ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کیلئے ایک پیکج آیا ہے اور وہاں War on terror پر لوگوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں، ان کا سب کچھ لٹ گیا تھا تو ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ پرائم منسٹر آف پاکستان نے پیسے دیئے ہیں، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر، یہ ہمارا حق ہے، یہ ہمارا حق ہے، یہ ہمارا رائٹ ہے اور ہم کسی صورت پر، جناب سپیکر، میں یہاں بڑا آہستہ آہستہ بول رہا ہوں کہ کہیں دوست یہ نہ کہہ دیں کہ میں نے جذباتی بات کی ہے۔ میں جذباتی بات نہیں کر رہا، یہ ہمارا حق ہے، ہمارا رائٹ ہے جس سے کسی صورت ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاء اللہ۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: اور جناب سپیکر، آپ سے بھی میری ایک درخواست ہے، آج آپ نے حکمرانوں کی طرف نہیں دیکھنا (تالیاں) آج ہزارہ کی عوام اور لوگوں کی نظریں آپ پر لگی ہیں۔ جناب سپیکر، میری یہ ایڈجرنمنٹ موشن اس ہاؤس میں Accept کی جائے تاکہ اس پر لوگ بات کریں اور میرے دوست بات کریں، ہمیں بات کرنے دیں اور ہمارا رائٹ یہاں پہ Determine ہونا چاہیئے چونکہ ہزارہ میں پہلے سے لوگوں کے شدید احساسات ہیں، آج جب ہماری حق کی بات آئے گی اور مجھے یقین ہے انشاء اللہ، مجھے اپنے دوستوں اور حکومت پر یقین ہے کہ جب وہ کیس فیڈرل کے پاس لے جارہے تھے تو تمام سیاسی جماعتیں ان کے ساتھ کھڑی تھی۔ آج جب ہمارے حقوق کی بات آئی ہے، جب ہمارے حق کی بات آئی ہے، جب ہمارے بچوں اور آباواجداد کی قربانیوں کا وقت تھا تو اس وقت ہم کھڑے رہے۔ آج جب ان کو Pay back کرنے کا وقت ہے تو مجھے یقین ہے جناب سپیکر، کہ انشاء اللہ یہ معزز ایوان بھی میرے ساتھ کھڑا ہوگا۔ میں ایک آخری شعر کے ساتھ اور مجھے یقین ہے جناب سپیکر، کہ اس ایڈجرنمنٹ موشن کو آپ اس طرح Kill نہیں کریں گے جس طرح عام چیزوں کو کر دیا کرتے ہیں۔ وہ ٹھیک ہے لیکن یہ ہماری بہت بڑے حق کی بات ہے تو میں حکومت کی نذر صرف ایک شعر کرتا ہوں کہ:

ے میری ضرورتوں سے زیادہ مجھ پر کرم نہ کر
ایسا سلوک کر دیں جو میرے حسب حال ہو

(تالیاں)

Mr. Muhammad Javed Abasi: Thank you very much, Janabe Speaker.

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ حکومت کی جانب سے، ٹریژری بنچز کی جانب سے جناب رحیم داد خان صاحب، جناب رحیم داد۔

جناب سردار علی: جناب سپیکر! یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: هاں جی؟

جناب سردار علی: جناب سپیکر! صرف یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: نه، دا چه کله ایډمټ شی کنه، تا سو به پرے هله خبرے کوئ۔

جناب سردار علی: جناب سپیکر! یوه خبره مے کوله۔

جناب سپیکر: نو اوس خو هغوی پیش کړو، حکومت به جواب ورکړی چه کله بیا دا ایډمټ شی نو بیا به پرے تا سو هله خبرے کوئ۔

جناب سردار علی: یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: څه سردار علی خان، پریږدئ، چلو اس کو دے دیتے ہیں، بہت عرصہ بعد اٹھے ہیں۔ جی سردار علی خان۔

جناب سردار علی: جناب سپیکر صاحب، زمونږ د دے ورور دا خبره صحیح ده خو دا چه کومے پیسے ټولے راغلے دی، دا د هزاره او صوابئ له نیمے کړی او نور خلق ترے بے غمه کړئ۔ زمونږ بس دا درخواست دے جی۔

جناب سپیکر: جی، جناب رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! زهٔ د عباسی صاحب په شان په مزه خبرے نه شم کولے۔

(قہقہے)

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر! ځومره پورے چه د هزارے د ورونړو قربانی ده نو هغه د چا نه پټه نه ده۔ د پاکستان آزادی او د پاکستان ودانی، نو په دے دغه باندے به زهٔ دوئ ته عرض او کړم چه نور ځومره ډویژنز دی، ډسټرکټس دی نو هغوی هم د چا نه قربانئ کمے نه دی ورکړی او دا نمونه کوئسچنز چه

راځی نو Larger interest کښے مونږ سوچ کوؤ او په هغے دغه باندے چه کوم دے بیا په مینځ کښے ډویژن ته ځی او دا نمونه کوئسچنز لکه چه یوه بله جدا صوبه وی، مونږ دا وخت تیروؤ، شریک تیروؤ او د چا حق تلفی نه کوؤ۔ دا د نټ هائیډل پرافټ پیسے چه کومے راغلے دی، د دے Decision شوے دے چه دا به هم په دغه مد کښے یعنی په هائیډل بجلو لگوؤ او بیا د هغے دپاره سائټس څه دی؟ چه څومره نورو ځایونو کښے دی نو د هغے نه زیات په هزاره کښے سائټس دی او په هغے باندے دی جی۔ نو دا به په Need basis باندے کوؤ او د دے ځیز د پاره مونږ دا دغه کړی دی خاصکر دے هائیډل ته، شیډو دغه ته چه د دے نه ریټرن هم ډیر دے، په دے چه مونږ په خپلو پښو اودریږو، تش د مرکز نه خپل حق واخلو او دلته ته ئے خرچ کوؤ خو مونږ وایو چه داسے مناسب دغه باندے مونږ خرچ کړو چه د هغے مونږ ته ریټرن نه وی، سبا بیا بیا ځیزونو باندے چه کوم مونږ په خپل دغه باندے نه اودریږو او انشاء اللّٰه تعالیٰ دا حق تلفی به نه کیږی۔ مونږه یو شان وخت تیروؤ، لکه د صوابئ دوست چه خبره اوکړه، هغه وائی چه یره دا دغه خو بیا په صوابئ کښے دے نو ټول دغه د صوابئ ته ملاؤ شی۔ دغه شان نور گیس په سدرن ډسټرکټ کرک کښے دے، سبا به بیا هغوی وائی چه دا ټول پرافټ د په هغے باندے یوټیلائز شی۔ نو مونږ په شریکه ژوند تیروؤ او په خپله د دے صوبے ترقی غواړو۔ په دیکښے یو هم داسے دغه نشته چه دا به په مردان او پیښور کښے لگی، دا داسے ځایونه دی چه چرته اوبه وی نو په هغه ځایونو، هغه سائټس او دا نمونه پراجیکټس باندے به لگی۔ نو انشاء اللّٰه تعالیٰ مونږه ایډورټائز کړی هم دی، دا دغه مو ښودلی دی او د ټولو نه زیات سائټس په هزاره کښے دی۔ انشاء اللّٰه تعالیٰ زهٔ دوئ له تسلی ورکوم چه دا نمونه حق تلفی به نه کیږی، دا به برابر هر ځائے کښے او Need basis باندے به کوؤ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! شاید محترم منسٹر صاحب کو میں بات سمجھا نہیں سکا۔ وہ بالکل، انہوں نے جو جواب دیا ہے، میرے مطابق وہ Relevant ہی نہیں رہا۔ اگر وہ کہتا ہے کہ یہ سارے صوبے کا حق تھا تو پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ پاکستان بھی ہمارا ہے، ہم اپنا یہ ڈیمانڈ کیوں لیکر گئے تھے؟ پاکستان سے ہم نے کیوں لڑائی لڑی تھی؟ ہم نے کہا کہ یہ ہمارے صوبے کا حق ہے اور جب صوبے کا حق ہوتا ہے تو اس میں ہم نے لڑائی لڑی تھی۔ الحمدللہ یہ پورا ملک ہمارا تھا اور ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے فیڈرل گورنمنٹ جہاں

چاہے خرچ کرلے اور جناب سپیکر! میں نے اس لئے کہا تھا کہ یہ بجلی پیدا کرنے والا تربیلہ ڈیم تو ہزارہ میں واقع ہے اور جناب، ہزارہ کے لوگوں نے قربانی دی ہیں۔ کرک کیلئے تیل اور گیس کی جو رائلٹی آج انہوں نے مقرر کی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اگر اسی فارمولے کے مطابق بھی ہمارے پیسے ہمیں دیئے جائیں تو پھر بھی ہمارا نوے ارب روپیہ بنتا ہے اور منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی جاوید عباسی صاحب!

جناب محمد جاوید عباسی: اور منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے، بجلی ہم پیدا کر رہے ہیں، پیسہ ہم کہاں لگا رہے ہیں، یہ ہم نے نہیں پوچھا؟ جناب، اس کیلئے ہم نے یہ نہیں پوچھا کہ آپ کونسا پراجیکٹ کہاں پر لگا رہے ہیں؟ سر، ہم صرف ایک بات کہہ رہے ہیں کہ آپ کو فیڈرل گورنمنٹ نے جو ایک سو دس ارب روپے دیئے ہیں، اس میں پچپن ارب روپے ہمارا حق ہے تو ہمارے حوالے کیا جائے۔ جناب سپیکر، اس بات پر ہماری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو آپ ایڈمٹ کریں، اس پر ووٹنگ ہوں، ہم اس پر بحث کریں گے اور ہم اپنا کیس ثابت کریں گے۔ لہذا مہربانی کرکے پہلے ہماری ایڈجرنمنٹ موشن کو ایڈمٹ کیا جائے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ Stress کرتے ہیں کہ اس کو ایڈمٹ کریں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر، میں بالکل، ہم اس پر Stress کرتے ہیں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اکرم خان! تاسو څه وایئ، ڈسکشن کیلئے ایڈمٹ کریں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی جی۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان! تاسو هم دا وایئ، د دوئ Favour کوئ۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب! میرے خیال میں جاوید عباسی صاحب نے جو بات کی، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہزارہ کے لوگوں اور خصوصاً تربیلہ اور ہری پور کے لوگوں نے جو قربانیاں دی ہیں، وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ہم اگر اس کو کتنی بار، خصوصاً ہری پور اور ہزارہ کی بات کریں تو میرے خیال میں ان کے آباواجداد کی ہڈیاں پانی لیکر گئے ہیں اور اس کی وجہ سے ہمیں کچھ مل رہا ہے، اس میں بالکل کوئی شک والی بات ہے بھی نہیں۔ چونکہ ایک سو دس ارب روپے کی بات آگئی تو ہماری گورنمنٹ نے اس وقت Negotiation شروع کی اور خدا کے فضل سے اس وقت جو Commitment ہوئی تو وہ پوری ہوئی

اور اسی کو بنیاد بنا کر جہاں سے تیل اور گیس نکلتا ہے تو وہ ہمارے کرک اور کوہاٹ کے اضلاع ہیں۔ تمبا کو چارسدہ، مانسہرہ، مردان، بونیر اور جو سات اضلاع ہیں، ان کی تمباکو کی پیداوار سے صوبے میں بہت زیادہ کچھ آرہا ہیں۔ ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں پانچ فیصد اس آمدن میں سے خواہ وہ تمبا کو ہو، خواہ بجلی ہو، خواہ گیس ہو اور تیل کی صورت میں ہم نے انہی اضلاع کیلئے Recommend کی کہ ان اضلاع کو ملے گی۔ میں گورنمنٹ سے گزارش کروں گا اور عباسی صاحب کا میں ساتھ دے رہا ہوں پورے ہزارہ کا لیکن ساتھ میں کوہاٹ اور ان سات اضلاع کی بھی بات کر رہا ہوں جہاں پر تمباکو سے آمدن حاصل ہو رہی ہے۔ آج چونکہ ہمارے پاس وسائل موجود ہیں، پیسہ آیا ہے۔ ہم نے جو فیصلہ کیا تھا، وہ تو اس وقت آنے والا تھا تو یہی گورنمنٹ بھی، پیپلز پارٹی کے لوگ تھے ہمارے ساتھ، اس وقت اے این پی اور پیپلز پارٹی کے ساتھیوں نے کہا کہ یہ پانچ فیصد کم ہے تو ہم نے کہا تھا کہ اگر مزید آجائے تو ہم اس میں سے اور بھی دیں گے۔ تو میری گزارش ہے کہ ابھی ان تمبا کو کے اضلاع اور جہاں سے تیل و گیس کی پیداوار ہے خصوصاً ہری پور اور ہزارہ جہاں سے بجلی کی پیداوار ہے، ابھی میں تجویز دیتا ہوں کہ اس کو بڑھا کر اگر پانچ فیصد سے بیس فیصد کروا سکتے ہیں پھر بھی اچھا ہوگا، (تالیاں) اگر پندرہ فیصد کروا سکتے ہیں تو پھر بھی اچھا ہوگا لیکن میرے خیال میں ان لوگوں کی قربانیوں کو ہم نے مدنظر رکھنا ہے کیونکہ جو ضلع جتنا قربانی دیتا ہے تو اتنا ہی اس کو پھل بھی دیا جائے۔ میرے خیال میں کہیں پر بھی ہمارے صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں ہوگا، کرک کے لوگ پرسوں بھی نکلے ہیں، ان کے بھی کچھ گزارشات ہیں، یہی تیل اور گیس کے سلسلے میں تو مجھے گورنمنٹ سے یہی امید ہے۔ باقی ہمارے سینیئر منسٹر پلاننگ رحیم داد خان نے یہاں پر جو بات کی تو میرے خیال میں اس کو ہائیڈل میں استعمال کیا جائے اور اس میں کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے ملاکنڈ تھری کو جب بنایا تو آج اس سے بھی ایک ارب روپے اس صوبے کو آرہے ہیں تو اسی طرح اور بھی۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: دو ارب۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: دو ارب روپے۔ چونکہ اس وقت ہم نے ایک ارب Assessment کیا تھا اور ابھی دو ارب روپے آرہے ہیں۔ ابھی مزید پیسے اسی پر لگا کر لیکن ان اضلاع کی جو قربانیاں ہیں تو اس کو بھی مدنظر رکھ کر پانچ فیصد سے بڑھا کر بیس فیصد ہو، پندرہ فیصد ہو، دس فیصد ہو تو میرے خیال میں اگر ہم ایک متفقہ قرارداد لائیں، اس تحریک التواء کو ہم قرارداد کی شکل میں لے آئیں اور متفقہ طور پر اب اسمبلی سے پاس کر دیں کہ گورنمنٹ پر بائنڈنگ ہو اور اس پر عمل کر سکیں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، آپ Stress کرتے ہیں اس ایڈ جرنمنٹ موشن پر ڈیبیٹ کیلئے؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جی ہاں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جی ہاں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Adjournment Motion moved by the honourable Member may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye'

<u>Voices</u>: 'Ayes'.

<u>Mr. Speaker</u>: And those against it may say 'No'.

<u>Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law)</u>: 'Noes'.

<u>Mr. Speaker</u>: 'Ayes' have it. The Adjournment Motion is admitted for detailed discussion.

(Applauses)

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 7…

(Interruption)

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرډر، بخښنه غواړم۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

ناروا لوڈ شیڈنگ اور پے اینڈ پنشن کمیشن کی تساہل پر بحث

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ سر، یو ډیره ضروری مسئله ده او د ژوندون مسئله ده څکه ستاسو نه دا ټائم اخلمه او د دے ایوان توجه غواړمه چه دوئ ټول په دیکښے مونږ سره کمک هم اوکړی او ملګرتیا هم اوکړی۔ سر، څنګه چه تاسو ته پته ده چه د واپډا لوډ شیډنګ دے، روزانه کیږی، په کلو کښے هم کیږی، شیډول لاندے هم کیږی او د ان شیډول لاندے هم کیږی۔ دا اوس مسئله ده او مونږ ورته ځان ټینګ کړے دے جی خو هغے کښے یو لوئ پرابلم دا جوړیږی لګیا دے چه زمونږه لوئ هسپتالونه دی جی، ایل آر ایچ دے، ایچ ایم سی دے، شیرپاؤ دے او دغسے نور هسپتالونه دی او دلته چه کله شیډول کښے لوډ شیډنګ کیږی نو څه مسئله نه وی، اکثرو سره جنریټرز شته دے او چه چا سره جنریټرز نه وی نو هغه هم څه بندوبست اوکړی، دغه اوکړی خو چه چرته د

شیډول نه اخوا لوډ شیډنګ کیږی لکه چه نن سبا ډیر زیات کیږی نو هلته ژوند ته بیا ډیرے خطرے وی۔ جناب سپیکر صاحب، زما په نوټس کښے په دے هفته کښے څلور داسے آپریشنز راغلی دی په ایچ ایم سی کښے چه چرته د Anesthesia لاندے Patients وو او ان شیډول لوډ شیډنګ اوشو، نو که بیا جنریټر لګی هم خو ټائم لګی، دوه درے منټه لګی نو چه کله مریض د Anesthesia لاندے په ټیبل پروت وی، د چړو لاندے وی نو دا یو منټ دوه ډیر زیات ضروری وی۔ سر، زما ریکویسټ دے چه په Immediate basis باندے تاسو د واپډا د دے ځائے چیف ایګزیکټیو ته دا یو ډائریکشن ورکړئ چه هغه چیف ایګزیکټیو د خامخا د دے ټولو غټو هسپتالونو سره رابطه کښے وی او دا شیډول چه کله چینج کیږی نو چه هغوی ته پته وی، په دیکښے خو خلق مری او مونږ ډیر خوش قسمته یو چه خدائے خیر کړو او هغه مریضان بچ شو جی خو دا پرابلم دے جی۔ بل جناب سپیکر صاحب، هم دغه ریلیشن کښے په ډیرو هسپتالونو کښے، اوس به زۀ مثال د ایچ ایم سی ورکړمه چه هغلته یو پچاس کے وی اے جنریټر دے خو پچاس کے وی اے جنریټر په دے لوډ شیډنګ کښے هغوی ته مکمل کار نه کوی، د هغوی هغه مطالبه چه څومره د پاؤر ده نو هغه نه پوره کوی۔ هر یو ډسټرکټ کښے پیک جنریټرے پرتے دی، د ګورنمنټ سره دی خو هغه خالی د پټرول او د کول چارجز د وجه نه نه آپریټ کیږی۔ زما ریکویسټ دا دے، منسټر صاحب نشته او مشران ناست دی جی، ستاسو د وجه نه چه فوری طور باندے کومو هسپتالونو سره جنریټرے پرتے دی، پیک پرتے دی او استعمالیږی نه نو دا د شفټ شی دے غټو هسپتالونو ته چه دے مریضانو ته په لوډ شیډنګ کښے دغه کیږی۔ سر، که یو سړے هم د لوډ شیډنګ د وجه نه چرته خدانخواسته وفات شو، دغه شو نو دا ذمه واری به زمونږ د ټولو وی۔ جناب سپیکر، زۀ دا ریکویسټ کوم چه په دے باندے فوراً څه ډائریکشن ورکړئ جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u>جناب سپیکر صاحب!

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u>پوائنٹ آف آڈر جی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دواړو کښے یو شئ نو چه کوم۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Ladies first, Nighat Bibi first, Ladies first.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جولائی میں پے کمیشن نے سارے پاکستان کے جو سرکاری ملازمین ہیں، انہوں نے ایک فیصلہ کرنا تھا کہ ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں، پاکستان کے تمام سرکاری ملازمین کی۔ پرائم منسٹر اور فنانس منسٹر نے بھی یہ وعدہ کر لیا تھا کہ یکم جنوری سے ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی لیکن جناب سپیکر، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب پے کمیشن نے چھ مہینے۔۔۔۔۔

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل و سیاحت): جناب سپیکر صاحب! ثاقب صاحب والا ضروری سوال دے، د هغے جواب د منسټر صاحب ورکړی نو بیا به دا خبرے اوکړی۔ که بجلئ باندے خبرے کوی خو ټهیک ده، که نه وی نو بیا دے هغه جواب ورکړی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نه بجلئ والا نه دے کنه۔ جناب سپیکر صاحب! زما خو پوائنټ آف آرډر وو او په هغے باندے خو ما دا نه دی وئیلی چه د هغے سره Related خبره ده خو خبره دا ده چه هغوی له چا جواب ورکولو نو هغه د ورله جواب ورکړی، زۀ به بیا وروستو خبره اوکړمه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تۀ خبره ختمه کړه بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نه، جناب سپیکر، اول دے ثاقب خان له جواب ورکړے شی، زۀ به بیا پاڅمه۔

جناب سپیکر: اصل کښے ایجنډا هم بلا غټه ده او دا داسے پوائنټ آف آرډر جوړیږی هم نه چه دا تاسو په کومه طریقه باندے رااوچتوئ خو چونکه د انسانی ژوند سره تړلے خبره ده، فیډرل ګورنمنټ دے خو بیا هم مونږه د دے ځائے چیف ایګزیکټیو ته د اسمبلئ د فلور نه آرډر ورکوؤ چه چیف ایګزیکټیو، دا کوم Solution چه ثاقب خان اوښودلو، هغه به د هسپتالونو د هیډز سره د مخکښے نه Tie up کوی نو بیا به په هغوی باندے بجلی بندوی۔ منسټر لاء پلیز تاسو هم جی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون): مهربانی جی۔ د هاؤس د انفارمیشن د پاره زما خیال دے دا ضروری ده، تر څو پورے چه دا وینا اوشوه چه یره ډی ایچ کیو

ھاسپٹلز کښې جنریټرز آپریشنل نه دی نو که چرته اکا دکا وی، نور ټول آپریشنل دی او داسې هیڅ قسمه خبره نشته۔

جناب سپیکر: دوئ د پټرولو خبره اوکړه چه فیول ورسره نشته۔

وزیر قانون: دوئ دا وائی چه یره د پټرول د لاسه آپریشنل نه دی خو داسې خبره ټھیک نه ده جی، دا صحیح نه ده، دوئ د پخپله چیک کړی۔ بله دا ده چه ایچ ایم سی کښې پچاس کے وی اے نه دے، چار سو کے وی اے جنریټر دے او چار سو یا پانچ سو، نو دا چه کوم دے پراپر فنکشنل دے او هغه Automatically لګی، داسې څه پرابلم آپریشن یا دغه دوران کښې دغې لحاظ سره نه دے راغلے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زهٔ آنریبل منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چه زهٔ د ایچ ایم سی ممبر یمه، دا کمپلینټ ما ته راغلے دے جی۔ د هغه ځائے چیف ایګزیکټیو ته شوے دی، دا مریضان ما ته راغلی دی نو زهٔ به ریکویسټ کومه چه داسې خبره نه ده۔ بل چه کوم جنریټر دے جی، زمونږ ریکویسټ دا دے چه په دے بحث کښې نه پریوځو۔ مونږ وایو چه چیف ایګزیکټیو سره خبره پکار ده چه وړومبے خو هسپتالونو کښې لوډ شیډنګ نه کیږی او که فرض کړه کیږی هم نو چه هغې کښې آټومیټک دوه درے سیکنډه او یو دوه منټه خامخا اخلی۔ د Anesthesia لاندے ماشوم وی، سړے وی نو دا دوه منټه دومره ضروری وی چه توره تیاره وی نو صاحبه د هغې د وجه نه، زهٔ تاسو ته بحیثیت ممبر، دا انفارمیشن ما سره دے چه هغه جنریټر It is not enough for the consumption of the Hospital۔ رش په ایل آر ایچ، خیبر او ایچ ایم سی باندے دومره زیات وی چه It is not enough او د دے نه هم زهٔ خبر یمه سر، دا ستاسو په یو میټنګ کښې هم، هم د پی اے سی کښې مونږه دا اوچت کړے وو چه چرته سامان اغستے شوے وو نو هغې کښې جنریټرے هم پرتے وے چه هغه فیول سر، تاسو هغه وخت چیئر مین وئ جی نو دا خبره چه هغې کښې نشته سر، نو I would like to dispute it because هغې کښې تاسو چیئر مین وئ، اوس دا هم زهٔ نه کوم، دا هم زهٔ ریکویسټ کوم آنریبل منسټر صاحب ته چه خبره دا نه ده چه آټومیټک دے که نه دے، دا دوه منټه، یو منټ، نیم سیکنډ هم ډیر Important

دے چہ ماشوم د Anesthesia لاندے وی۔ دوئ تہ زۂ ریکویسٹ کوم چہ پہ دے دے ملگرتیا اوکړی جی۔

جناب سپیکر: جی، دا خو دا سے ایشو دہ۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو خو ټول پاخیدئ۔

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل وثقافت): زما یو تجویز وو جی۔

جناب سپیکر: نہ، دا خو ټول پاخیدئ، تجویز۔۔۔۔۔

وزیر کھیل وثقافت: یو ضروری دغہ۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہ نہ، ما چیف ایگزیکٹیو تہ، د بجلئ چیف ایگزیکٹیو تہ د دے ځائے نہ انسٹرکشنز ورکړو چہ د هسپتالونو د هیډز سرہ بہ کښینی او خپل پروگرام بہ ورسرہ Tie up کوی۔ کہ داسے څہ خبرہ وی نو پہ ټی بریک کښے بہ ئے بیا ډسکس کړو۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہ حل کیږی، دا اوگورہ دا څہ کوی۔

وزیر کھیل وثقافت: جناب سپیکر صاحب! یو خبرہ کوم جی۔

جناب سپیکر: اودریږہ، لیډر آف دی اپوزیشن پاخیدلے دے، عاقل شاہ صاحب! دے پسے بہ تاسو، جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، چہ څنگہ ثاقب خان خبرہ اوکړہ نو حقیقت دا دے جی چہ دا پہ ټولو اضلاع کښے چہ څومرہ هسپتالونہ دی نو د هر یو هم دا حال دے پورہ صوبہ کښے او کہ تاسو دا مهربانی اوکړئ، دلتہ د ټولو دا شوق دے چہ مونږ پہ بجلئ باندے خبرہ اوکړو او سبا زما پہ دے باندے یو ایډ جرنمنټ موشن هم راغلے دے، تحریک التواء مے جمع کړے دہ چہ سبا خصوصی هغہ راولئ او پہ دے هاؤس کښے صرف پہ لوډشیډنگ باندے دے ټولو تہ اجازت ورکړئ چہ ټول پرے خبرے اوکړی ځکہ چہ د دے

هاؤس يو ممبر خپلے حلقے ته نه شی تلے ، بجلی نشته خپلے ضلع ته نه شی تلے ، هلته عوام ورپسے رااوځی۔ ټرانسفارمرے سوزیدلی دی او د هغے د جوړولو هیځ قسم طریقه کار نشته دے (مداخلت) بالکل جی توره تیاره ده په دے صوبه کښے نو زما به دا گزارش وی چه د ټولو ملگرو خبره به هم اوشی او سبا تاسو په دے باندے ایډجرنمنټ موشن راولئ او سبا ټولو ته صرف او صرف په واپډا باندے اجازت ورکړئ چه د دے څه حل رااوباسو جی، دا صرف د پیښور درے هسپتالونه نه دی، زمونږ په ټوله صوبه کښے هم دا حال دے جی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی جی۔ عاقل شاه صاحب! تۀ څه وائے۔

وزیر کھیل وثقافت: نه جی، بس۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس اوشوه۔ جی نگهت بی بی، بگهت بی بی! تاسو د پے کمیشن څه خبره کوله جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ کی اجازت سے عاقل شاہ صاحب سے اب اجازت لے رہی ہوں کہ ابھی میں بول سکتی ہوں؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: بسم اللہ، بولیں جی۔ پے کمیشن کیا ہوا جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت Important مسئلہ ہے اور پاکستان کے تمام سرکاری ملازمین کا مسئلہ ہے۔ پے کمیشن نے یہ کہا تھا کہ ہم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی رپورٹ یکم دسمبر تک Submit کر دینگے اور اس کے بعد تمام سرکاری ملازمین جو کہ انتہائی لاچاری کی عالم میں، آپ کو پتہ ہے کہ آج کل غریب کا کیا حال ہے اور سرکاری ملازم کتنی تنخواہ لیتا ہے؟ تو اس کے بعد پرائم منسٹر آف پاکستان اور وزیر خزانہ نے بھی یہ یقین دہانی کرادی تھی کہ یکم جنوری سے پاکستان کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی جائینگی لیکن سر، اب معاملہ یہ ہے کہ پے کمیشن نے اس کو Linger on کر کے چھ مہینے اور آگے تک لے گئے ہیں۔ تو سر، میں یہ درخواست کروں گی آپ کی وساطت سے اس ہاؤس سے کہ اگر کوئی قرارداد یا ان سرکاری ملازمین کی حق میں کوئی ایسی بات ہو جائیں تاکہ پرائم منسٹر آف پاکستان تک بھی یہ بات پہنچ جائے اور وزیر خزانہ تک بھی یہ بات پہنچ جائے کہ سرکاری ملازمین اس وقت نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا نہ ہوا تو ہم پھر

سٹرائیک کریں گے، ہم لوگ بازاروں میں آئیں گے، ہم لوگ گلیوں میں آئیں گے تو اگر ان کو ایک وقت کا وہ دے دیا جائے، وقت دے دیا جائے تو میرے خیال میں پاکستان کے تمام ملازمین کیلئے اچھی خوشخبری ہوگی جناب عالی۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ سارے پارٹی لیڈرز آپس میں صلاح مشورہ کریں اور جس طرح آپ چاہیں گے تو ہم Move کریں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Muhammad Javed Khan Abbasi, Mr. Muhammad Zamin Khan, Mr. Muhammad Zahir Shah, Mr. Sikander Hayat Khan, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, Mr. Israr Ullah Khan Gandapur Sahib, to please move their joint Call Attention Notice No. 268, in the House, one by one. Mr. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib, please.

میرے خیال میں اگر ایک ہی بندہ Move کرے، اگر آپ کو اعتراض نہ ہو۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون</u>: سر! میں اس پہ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کس پہ؟

<u>جناب محمد جاوید خان عباسی</u>: سر! مجھے فلور دے دیا گیا ہے، مجھے فلور دے دیا گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: اچھا جی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ "ہم آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ سرکاری ملازمین نے عرصہ دس سال سے ریگی للمہ ٹاؤن میں پلاٹوں کے حصول کیلئے رقم جمع کرائی تھی لیکن تاحال ان ملازمین کو قبضہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا حکومت ان ملازمین کو کب تک قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے"۔ جناب سپیکر، یہ 1980ء-----

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ سب پیش کریں گے کہ کیا کریں گے؟

<u>جناب سپیکر</u>: میں آپ سے یہ رائے لینا چاہ رہا ہوں کہ ایک کا پیش کرنا کافی ہے یا ون بائی ون سب کرتے ہیں؟

<u>آوازیں</u>: سب کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، تھینک یو سر۔"میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سرکاری اہلکاروں، ملازمین نے عرصہ دس سال سے ریگی للمہ ٹاؤن میں پلاٹوں کے اصول کیلئے رقم جمع کرائی تھی لیکن تاحال ان ملازمین کو قبضہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا حکومت ان ملازمین کو کب تک قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے"۔

جناب سپیکر: محمد زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، توجہ دلاؤنوٹس ہے جو ایک اہم مسئلہ ہے۔" میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سرکاری اہلکاروں، ملازمین نے عرصہ دس سال سے ریگی للمہ ٹاؤن میں پلاٹوں کے اصول کیلئے رقم جمع کرائی تھی لیکن تاحال ان ملازمین کو قبضہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا حکومت ان ملازمین کو کب تک قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے"۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ خان، محمد ظاہر شاہ خان۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ جناب سپیکر۔" ہم آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ سرکاری اہلکاروں، ملازمین نے عرصہ دس سال سے ریگی للمہ ٹاؤن میں پلاٹوں کے اصول کیلئے رقم جمع کرائی تھی لیکن تاحال ان ملازمین کو قبضہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا حکومت ان ملازمین کو کب تک قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے"۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب سکندر جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! یہ تو ورڈنگ ہیں۔ سر، میرا مقصد اس میں یہ ہے کہ جو ورڈنگ اس میں ہیں کہ آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ہاؤس کی توجہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سکندر حیات خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: " جناب سپیکر، ہم آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ سرکاری اہلکاروں، ملازمین نے عرصہ دس سال سے ریگی للمہ ٹاؤن میں

پلاٹوں کے اصول کیلئے رقم جمع کرائی تھی لیکن تاحال ان ملازمین کو قبضہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا حکومت ان ملازمین کو کب تک قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے"۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: " جناب سپیکر، ہم آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ سرکاری اہلکاروں، ملازمین نے عرصہ دس سال سے ریگی للمہ ٹاؤن میں پلاٹوں کے اصول کیلئے رقم جمع کرائی تھی لیکن تاحال ان ملازمین کو قبضہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے ان میں بے چینی پائی جاتی ہے لہذا حکومت ان ملازمین کو کب تک قبضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے"۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کی طرف سے جی، یہ جائنٹ کال اٹینشن آئی ہے اور کافی ممبران صاحبان Stress-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس کی ایک ڈوپلیکیٹ بنالیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بس یہ کافی ہے جی، اس پہ-----

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: ڈیٹیل نہیں ہوتی جی۔ دے کہ جی-----

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں شکر گزار ہوں اپنے تمام ساتھیوں کا جنہوں نے اس بارے میں بات کی ہے اور میں آپ کی توجہ، میں ان کو ریکویسٹ یہ کر رہا ہوں کہ یہ تقریباً 1989ء کا پراجیکٹ ہے اور اس میں 4644 ایکڑ لینڈ 'ایکوائر' کی گئی تھی جس میں 26674 پلاٹ تھے جس میں سے 9907 پلاٹ پولیس کے شہیدوں کیلئے وقف کئے گئے ہیں۔ اس میں پرابلم یہ ہوا جی کہ اس کو پانچ فیز میں تقسیم کیا گیا، ون، ٹو، تھری، فور اور فائیو۔ اس میں جو ون، ٹو اور فائیو فیز ہیں تو وہ قبائل کی جو حد بندی ہے بالکل اس پہ واقع ہیں جس میں ابھی تک یہ جھگڑا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ قبائلی علاقہ ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ سیٹلڈ علاقہ ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری حکومت نے آتے ہی اس پہ تین چار میٹنگز کیں اور ہم نے پولیٹیکل ایجنٹ، کمشنر پشاور ڈویژن، پی ڈی اے اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی ایک کمیٹی بنائی ہے جو ان کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان سے یہ قبضہ لیں۔ اس وقت سے لے کر ابھی تک قبضہ یعنی 1989ء کی بات ہے کہ اس وقت سے ابھی تک گورنمنٹ نے قبضہ نہیں لیا ہے مگر ہم انشاء اللہ کوشش کر رہے ہیں کہ قبضہ لے لیں۔ ون، ٹو اور فائیو کا جو پی سی ون بنا تھا تو وہ Seven billion

Twenty four billion کر کے پی سی ون Revise تھا اور ہم نے قبضہ اور اخراجات کو rupees کر دیا ہے تاکہ ہم ان کو پیسے دے کر اور پیسے پی ڈی اے اپنے وسائل سے دے گا تو گورنمنٹ پہ اس rupees کا کوئی بوجھ بھی نہیں آئے گا۔ سپیکر صاحب، ہم نے تقریباً یہ تین اور چار جو دو فیزز ہیں، اس پہ ہم نے آتے ہی بجلی کا کام شروع کیا ہوا ہے اور ہم نے کوشش کی، پیسکو کے چیف سے ملے، میں نے خود ٹیلیفون پہ باتیں کیں۔ سوئی گیس کے جی ایم کو سی ایم نے کمیٹی میں بلایا اور سی ایم کی زیر صدارت ہم نے ان سے ڈسکشن کی۔ پیسکو اور ان سے یہ کہا کہ چھ چھ سال ہو گئے ہیں، پانچ پانچ سال ہو گئے کہ پیسے جمع تھے، نہ بجلی کا کنکشن دے رہے تھے اور نہ ہی سوئی گیس والے ہمیں کنکشن دے رہے تھے۔ اس میٹنگ کے بعد جب ہم نے اپنے پیسے کی ڈیمانڈ کی کہ آپ کو پیسے ڈیپازٹ ہیں، سوئی گیس کے بھی ڈیپازٹ ہیں اور الیکٹرسٹی کے بھی ڈیپازٹ ہیں، کروڑوں روپیہ ڈیپازٹ ہے تو پھر ہمیں گیس اور بجلی کیوں نہیں دی جا رہی؟ سپیکر صاحب، میں اپنے ہاؤس کی معلومات کیلئے عرض کرتا ہوں کہ اس کے بعد اب خدا کا فضل ہے کہ وہاں بجلی بھی آ گئی ہے۔ ہمارے جو دو زونز ہیں، یہ زون تین اور چار میں بجلی بھی آ گئی ہے، گیس بھی آ گئی ہے، وہاں روڈ بھی بن گئے ہیں اور انشاء اللہ ہم اپریل 2010ء میں یہ پلاٹ لوگوں کو، ہمارے جتنے بھی لوگ ہیں تو ان کو انشاء اللہ ہم اپریل میں قبضہ دیں گے۔ یہ جو دو فیزز ہیں تین اور چار، ایک، دو اور پانچ پہ جھگڑا ہے، اس پہ جب تک فائنل فیصلہ نہیں ہو گا، فی الحال ہمارا اس پہ پرابلم ہے مگر اس کیلئے ہم نے پیسے مختص کر دیئے ہیں۔ جتنے بھی پیسے ہوئے تو انشاء اللہ ہم ان کو دیں گے، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم جلد سے جلد کوشش کرتے ہیں کیونکہ 1989ء کی سکیم ہے اور ابھی تک وہ پینڈنگ ہے۔ ٹھیک ہے لوگون نے پیسے بھی دیئے ہوئے ہیں اور تکلیف بھی اٹھائی ہے مگر گیس اور بجلی کے پانچ پانچ اور دس دس سال سے پیسے جمع رہے ہیں اور نہیں ہوئے ہیں، ہماری حکومت وہاں گیس بھی لے کر آ گئے ہیں، بجلی بھی لے کر آ گئے ہیں اور روڈ بھی بن گئے ہیں تو انشاء اللہ ہم لوگوں کو قبضہ بھی دیں گے۔ Thank you jee۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں تو انشاء اللہ کب تک دیں گے جی؟

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> اپریل 2010ء تک انشاء اللہ ہم پلاٹوں کا قبضہ دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یعنی Next month، دو مہینے بعد۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جی بالکل، بالکل دو مہینے بعد انشاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ سارے فیزز کا یا صرف دو فیزز کا؟

سینیئر وزیر (بلدیات): دو فیرز کا جی۔ باقی تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ وہاں تو ابھی تک جھگڑا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ٹرائبل 'ٹیریٹری' ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ سیٹلڈ 'ٹیریٹری' ہے۔ جیسا میں نے عرض کیا کہ اس پہ ہم نے ابھی کمیٹی بنائی ہے جس میں کمشنر صاحب ہیں، پولیٹیکل ایجنٹ صاحب ہیں، ہمارے سیکرٹری ہیں اور ڈی جی پی ڈی اے ہیں تو وہ سب بیٹھ کر اس پہ ہم کوشش کر رہے ہیں جیسا میں نے یہ عرض کیا کہ ہم نے پی سی ون بھی Revise کیا ہے اسی لئے کہ اگر ان کو کوئی پیسے دینے پڑیں تو اس کو بھی ہم دینے کیلئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! اس میں ذرا ذاتی دلچسپی لے لیں، یہ بہت غریب لوگوں کے پیسے ہیں کہ یہ کسی صورت ہمارے اور آپ کے وقت میں یہ سارے فیرز ان کو مل جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): انشاء اللہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسی گورنمنٹ کے سیشن، انشاء اللہ ہمارے ہی پانچ سال میں ہم ان کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: پانچ سال تو بہت لمبا عرصہ ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دو سال تو گزر گئے ہیں، تین سال میں انشاء اللہ ہم ان کو دے دیں گے۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے دو فیرز کا تو کہہ دیا، باقی کے فیرز کا تو انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا اور ہمیں تسلی بخش جواب نہیں دیا، ان کو چاہیئے کہ جتنی جلدی ہو سکے کوشش کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! کال اٹینشن پر تو اتنی زیادہ باتیں ہو ہی نہیں سکتی جو میں نے عرض کیا، وہی گورنمنٹ کا ویو پوائنٹ ہے جو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: بس اس پہ کافی باتیں ہو چکی اور اس پہ ایشورنس بھی آ گئی، یہ بھی شکر ہے کہ مہینہ دو بتا دیئے، میرے خیال میں یہ بھی اچھی Achievement ہے آپ کی، تھینک یو جی۔ Syed Jafer Shah Sahib to please move his Call Attention Notice No. 269 in the House. Syed Jafer Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ " جناب سپیکر، میں آپ کی توسط سے اس ایوان اور گورنمنٹ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور جناب والا! وہ یہ کہ بالائی سوات سپیشلی کالام، بحرین، مدین اور خوازہ خیلہ سے اوپر کے ایریا میں ان دنوں ہیپاٹائٹس سی کی بیماری ایک خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے اور ہزاروں لوگ اس بیماری سے متاثر ہو چکے ہیں۔ جناب والا، اس سلسلے میں بذات خود میں نے ور اور ڈاکٹر

حیدر صاحب نے متعلقہ اداروں کیساتھ رابطہ بھی کیا، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس سوات اور یہاں پہ ڈی جی کے ساتھ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ جناب والا، یہ بہت Important issue ہے اور وہاں پہ جتنے بھی ہاسپٹلز اور صحت کے ادارے ہیں تو ان میں اس بیماری کے علاج یا تدارک کیلئے کوئی سہولیات میسر نہیں ہے۔ اس سے ہزاروں انسانوں کے متاثر ہونے اور ہلاکت کا بہت خدشہ ہے لہذا محکمہ صحت کو ہدایت کی جائے کہ اس پر فوری طور پہ ایکشن لیں کیونکہ یہ انسانی مسئلہ ہے اور المیہ بن سکتا ہے جناب والا"۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا یہ ایشو تو بڑا اہم ہے لیکن ہیلتھ منسٹر صاحب نہیں ہے۔ Jee Law Minister Sahib, on behalf of Health Minister jee.

<u>جناب جعفر شاہ:</u> جناب والا! میں نے ایک عرض کرنی ہے۔ سر، کیونکہ یہ بہت Important ہے اور ہیلتھ منسٹر صاحب خود موجود ہوں اور جواب دے دیں تو اس پہ میرے خیال میں کارروائی ہو گی۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو Official reply ہے وہی دوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر کو ان کی Behalf پہ آپ سن تو لیں نا جی۔

<u>Mr. Jafer Shah:</u> If I was satisfied then...

<u>جناب سپیکر:</u> جی ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> اس طرح ہے جی کہ ٹی ایچ کیوز یا تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جو ہے تو پورے صوبے میں کہیں پر بھی یہ Facility available نہیں ہے لیکن ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جو ہیں، وہاں پر تمام ڈسٹرکٹس میں یہ Facility available ہے۔ اسی طرح جی سیدو شریف کا جو ٹیچنگ ہاسپٹل ہے تو وہاں پر یہ Facility ہے اور گزشتہ چار پانچ سال سے ہے۔ ابھی تک وہاں پر ہیپاٹائٹس سی کے 876 اور ہیپاٹائٹس بی کے 234 کیسز رجسٹرڈ ہو چکے ہیں، ان کا علاج معالجہ چلا آرہا ہے اور 2006ء سے اب تک 270 مریضوں کا مفت علاج ہوا ہے اور اس کے علاوہ سر، ملک میں جنرلی ہیپاٹائٹس بی کی شرح 2.5 فیصد اور ہیپاٹائٹس سی کی شرح 4.5 فیصد ہے۔ اس کیلئے صوبائی حکومت اور فیڈرل گورنمنٹ دونوں کی طرف سے مختلف پروگرامز شروع ہیں جس میں "Prevention and Control of Hepatitis" جو ہے 2009ء سے 2012ء تک پراونشل گورنمنٹ کا ایک پروگرام ہے جس کیلئے 360 ملین روپے ایلوکیٹ کئے گئے ہیں اور اس سے انشاء اللہ 8500 مریضوں کا علاج ہو گا۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان نے بھی "Prevention and Control of Hepatitis" کا پانچ سالہ پروگرام 13.783 بلین روپے

سے شروع کیا ہوا ہے، انشاء اللہ اس سے بھی کافی فرق پڑے گا۔ تو ابھی مسئلہ جو ہے ان کا کہ یہ This is، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹلز میں بھی ہے، پورے صوبے میں ہے اور اس میں کوئی Discrimination as such نہیں ہے تو یہی صورت حال ہے جی پورے صوبے کی۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! یہ اگر سارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹلز میں جس طرح لاء منسٹر صاحب بتارہے ہیں چھوٹے ہاسپٹلز میں تو شاید ہاسپٹلز کا۔۔۔۔

Mr. Jafer Shah: Even Sir, district…

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

جناب جعفر شاہ: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹلز کا، Thank you very much لاء منسٹر صاحب لیکن ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل سیدو شریف میں ایک بندہ جب آتا ہے تو وہ اپنی باری کا انتظار کرتے کرتے مر جاتا ہے تو I would request the Chairman Standing Committee on Health, he should throw light on this. کیونکہ یہ بہت Concerned ہے، He is What is the reality Sir, ڈاکٹر حیدر صاحب اس کے چیئرمین ہیں تو یہ بتائیں۔ Doctor also if you allow him.

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر حیدر علی صاحب! آپ تو چیئرمین ہیں ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کے، سوات کی کیا پوزیشن ہے؟ یہ اتنا لمبا چوڑا تو جواب آیا ہے، جی۔

ڈاکٹر حیدر علی: ډیره مننه، ډیره مننه۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ په ډیر ادب سره د لاء منسټر صاحب د دے اعداد و شمار سره اتفاق نه لرم ځکه چه د دوئ کوم 2.5 یا چار اعشاریه Something دوئ Percentage بیانوی۔ دلته په دے صوبه کښے زما په خیال هیپاټائټس د دے صوبے یو داسے Silent epidemic شکل اختیار کړے دے، د خاموش وباء په صورت کښے۔ دا د ډیر وخت نه په دے باندے بار بار د اسمبلئ په فلور باندے قرارداد ونه راغلل۔ د سټینډنګ کمیټو په اجلاسونو کښے هم مونږ بار بار دے طرف ته توجه راګرځولے ده۔ ما په خپله علاقه کښے پخپله سروے کړے ده، په بعضے کلو کښے د دے شرح د اتیاوو (80) فیصدو نه زیاته ده۔ دا دوئ چه کوم ویټنګ لسټ بیانوی چه دوه سوه کسان په ویټنګ لسټ دی۔ زما د اطلاع مطابق په زرګونو خلق د تیرو لسو کالو نه په ویټنګ لسټ باندے دی او چه د هغوی نمبر راځی نو هغه د هغے نه مخکښے سنبهال شوی

وی۔ نو مهربانی د او کړی په War footings باندے دے د صحت محکمه دا خبره هینډل کړی، دے ته د توجه ورکړی او دا دے صحیح طریقے سره ایډریس کړی۔ دا داسے یو مرض دے څکه چه دا زیات په غریبانو کښے دے او د دے علاج ډیر Expensive دے او اوسطاً په یو مریض باندے د دیرش زرو نه واخله د یو نیم لاکھ روپو پورے خرچه راځی د دے په انجکشنز، نو نه ئے Preventive measures شته چه دا د اوبو نه خوریږی او د کومو سره به بچ کیږی، پکار دا ده چه د دے ټهیک طریقے سره هغه او شی۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب! دا لږ ډیره زیاته اهم ایشو ده، تاسو به لږ-----

محترمه نورسحر: جناب سپیکر صاحب! زهٔ څه وئیل غواړم۔

جناب سپیکر: ډیبیټ په دے نه کیږی بی بی۔

محترمه نورسحر: ډیبیټ نه جی، یو پوائنټ کلیئر کول غواړم۔

جناب سپیکر: نو هم دا ډیبیټ شو کنه، دا جواب ورکول دی۔ زمونږ د هیلتھ سټینډنګ کمیټئ مشر هم د دے نه مطمئن نه دے۔ لاءمنسٹر صاحب ته خو چه کوم ډیپارټمنټ،

محترمه نورسحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تهٔ بی بی یو منټ کښینه، زهٔ ستاسو په ځائے لګیا یم کنه۔

محترمه نورسحر: یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: تهٔ کښینه جی، دا دوئ چه کوم اعداد و شمار ورکړل، Mover او زمونږ د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین مطمئن نه دے نو دا دوئ وائی چه په War footing باندے هلته څه کول پکار دی، دوه څلور سوه څومره کیسز دغه شوی دی جی؟

ډاکټر حیدر علی: په زرګونو خلق په ویټنګ لسټ باندے دی او د ډیرو-----

جناب سپیکر: دا په منګوره کښے، په سیدو هاسپټل-----

ڈاکٹر حیدر علی: دا د سیدو گروپ آف هاسپټل په ویټنگ لسټ باندے تاسو کنفرم کولے شئ۔

جناب سپیکر: دوئ دا وائی چه په ویټنگ لسټ په زرگونو خلق د دے ویکسین د پاره-----

ڈاکٹر حیدر علی: او د هغے نه علاوه که یو سروے او شی، یو ریسرچ اوشی او د دے وجوهات معلوم کړے شی چه اخر د کومے وجه نه دا مرض دومره زیات په تیزئ سره خوریږی۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ډاکټر صاحب او دا جعفر شاه صاحب به کښینی او مونږ به خبره اوکړو چه هر څه ورته کیدے شی نو Immediately به انشاء اللہ کوؤ۔ دوئ سره به کښینو او دا سیکریټری صاحب به کښینوؤ او د هیلتھ ډائریکټر هم او چه دوئ څه وائی نو هم هغه شانتے به انشاء اللہ اوکړو۔

جناب سپیکر: د ے نه پس جی خامخا چه ضرور کښینئ، بی بی! تۀ هم ورسره کښینه چه د ے باندے، تاسو هم کښینئ۔

سینئر وزیر (بلدیات): بالکل جی بالکل، د سیشن نه پس به کښینو او بیا به په د ے باندے فیصله اوکړو۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Fazlullah Sahib, Chairman Standing Committee No. 11, on Environment, to please move for adoption of the report of the Committee, already presented in the House, on 06-01-2010. Mr. Fazlullah Khan.

Mr. Fazlullah. Thank you Janabe Speaker. Sir, I beg to move that the report of Standing Committee No. 11, on Environment Department, as presented in the House on 6th January 2010, may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 11, on Environment, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’.

Voices: ‘Yes’.

Mr. Speaker: Those against it may say ‘No’.
Voices: ‘No’.
Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب! اگر وہاں پر رپورٹ میں وہ Agree ہیں اور یہاں پر وہ Oppose کر رہے ہیں تو ہمیں وجوہات بتادیں؟

جناب سپیکر: جی واجد علی خان۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، دوئ چه دا کوم رپورټ پیش کړے دے نو دا یو پرائیویټ هیچری ده چه د هغے زما خیال دے چه اووه اتۀ کاله مخکښے په هغے کښے چا Poison اچولی وو، که څه چل شوے وو۔ په هغے کښے تړاوټ مهی چه دی، د هغے پرائیویټ اونر چه دی نو هغه مړه شوے دی۔ نو پکار خو دا وه چه هغوی په هغه ټائم کښے پولیس ته رپورټ کړے وے، هغوی په چا باندے ذمه داری Fix کړے وے نو اوس د دوئ چه دا کوم رپورټ د کمیټۍ راغے نو په هغے کښے چهیاسی لاکھ روپۍ دی چه هغه به حکومت ورکوی، نو پرائیویټ اونر ته به حکومت دا پیسے د کوم مد نه ورکوی، د کوم ځائے نه به ئے ورکوی او څنګه به ئے ورکوی؟ نودا به سبا د پرائیویټ خلقو Damages کیږی او هغه به راځی حکومت ته، نو حکومت به هغه Damages څنګه پوره کوی جی؟

جناب سپیکر: دا تاسو دوئ سره په کمیټۍ کښے منلے نه وه؟

وزیر ماحولیات: چا منلے ده جی، زۀ خو-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب! ہاؤس سے رپورٹ پر اعتراض نہ ہونے پر مثبت قرار دیا تو سر، اس کی سمجھ نہیں آتی، باقی تو منسٹر صاحب جیسے بات کر رہے ہیں لیکن نمبر سات میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کمیٹی نے محکمہ کی طرف سے رپورٹ پر اعتراض نہ ہونے پر مثبت قرار دیا۔

جناب سپیکر: بات ایسی ہے ناکہ دونوں Ready ہو جائیں، میں تو ہاؤس کو Put کر رہا ہوں۔ اب اگر گورنمنٹ Oppose کرتی ہے تو Oppose کریں، اگر Accept کرتے ہیں تو وہ کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! څه ټیکنیکل رائے، څه ده پکښے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں یہ Suggestion لیکر، یہ پہلی دفعہ آیا ہے کہ ایک کمیٹی کی رپورٹ کو Negate کیا جارہا ہے تو میرے خیال میں پہلے اس کو فی الحال پینڈنگ کردیں اور پھر اس کا کوئی حل نکالیں گے۔ یہ برا لگے گا کہ کمیٹی کی اپنی رپورٹ کو ہاؤس Reject کرے گا۔

Mr. Speaker: Okay, okay Ji. This is pending for further negotiation with Government and the Committee.

محکمہ داخلہ و قبائیلی امور سے متعلق مجلس قائمہ کی رپورٹ کی منظوری کیلئے تحریک کا پیش کیاجانا

Mr. Speaker: 'Item No. 9': Mr. Shah Hussain Khan, Chairman Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs, to please move for adoption of the report of the Committee, already presented in the House on 09-01-2010. Shah Hussain Sahib.

Mr. Shah Hussain Khan: Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that the report of Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs Department, as presented in the House on 9th January 2010, may be adopted.

Mr. Speaker. The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 13, on Home and Tribal Affairs, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The report is adopted.

(Interruption)

Mr. Speaker: Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpoa, to please start discussion on Question No. 651, already admitted for discussion.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! زۀ یو ریکویسټ کول غواړمه جی۔ دا دواړه دغه دی یو دا زکواۀ والا کوئسچن دے او یو دا سوات والا دغه دے۔ هغه بله ورځ مونږه د سوات دا کوم ری کنسټرکشن والا څیز چه وو، هغه ډیفر کړے وو۔ زما به دا دغه وی چه که دا مونږه مخکښے اوچت کړو نو دا به لږ بهتره وی۔

جناب سپیکر: دا خو د مونږ ټائم هم دے، زۀ خو هاؤس، ټول مونږخونو له روان دی۔

ضروری دے جی، ٹھیک دہ جی۔اجلاس کو مورخہ 22جنوری بروز جمعہ چار بجے سہ پہر تک ملتوی کیاجاتاہے۔

(اسمبلی کااجلاس بروز جمعہ مورخہ 22جنوری 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)